میرا ارادہ صرف اصلاح کرنے کا ہے جہاں تک میرا بس ہے اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (القرآن)
Quarterly
ATTAHIR
سہ ماہی
الطاہر
شمارہ نمبر
77
محرم الحرام ۱۴۳۸ھ بمطابق اکتوبر 2016 قیمت 30 روپے

نعت شریف

شاعر: عشرت حسین

یارب میری سوئی ہوئی تقدیر جگادے
آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھادے

سننے کی جو قوت مجھے دی ہے اے خداوند!
پھر مسجد نبوی کی اذانیں بھی سنادے

حوروں کی نہ غلماں کی نہ جنت کی طلب ہے
مدفن میرا سرکار کی بستی میں بنادے

مدت سے میں کرتا ہوں ان ہاتھوں سے دعائیں
ان ہاتھوں میں اب روضے کی جالی بھی تھمادے

عشرت کو بھی اب خوشبوئے حسان عطا کر
جو لفظ کہے ہیں انہیں تو نعت بنادے

منقبت شریف

ایم بلال احمد حبوی طاہری

لطف و کرم یہ دیکھا خواجہ سجن ولی کا
مجھ سا بھی نام لیوا خواجہ سجن ولی کا

یہ پاک پیر کامل کہاں میں تھا ان کے قابل
پھر بھی بنا ہوں سائل خواجہ سجن ولی کا

دکھڑوں سے جاں چھڑائے درد و الم مٹائے
دیدار ہر دوا ہے خواجہ سجن ولی کا

جیسا بھی ہو سوالی لوٹا کبھی نہ خالی
رتبہ مقام عالی خواجہ سجن ولی کا

آئے نظر سہارے جھومے غموں کے مارے
دیکھا جو چہرہ پیارے خواجہ سجن ولی کا

کیوں مرتبہ میں چاہوں کرتا شکر خدا ہوں
ادنیٰ سا اک گدا ہوں خواجہ سجن ولی کا

مانگو خدا سے احقر "حبوی" دعا یہ بہتر
سایہ ہو روزِ محشر خواجہ سجن ولی کا

2

زیر سرپرستی

حضرت خواجہ **محمد طاہر** المعروف **سجن سائیں** بخشی مجددی نقشبندی

شمارہ نمبر: 77. محرم الحرام 1438ھ بمطابق اکتوبر 2016ء

سہ ماہی الطاہر

☆ پتہ: الطاہر، درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز۔

(قیمت فی شمارہ: 30 روپیہ)

ترسیل زر کا پتہ:

محمد بخش جو نیجو طاہری، شاہنواز بھٹو کالونی، نوڈیرو، ضلع لاڑکانہ، پوسٹ کوڈ: 77360

Web: www.islahulmuslimeen.org
Email:attahirkarachi@gmail.com

محمد بخش نے امین برادرس اینڈ پبلشرز سے چھپوا کر الطاہر آفس گلشن حدید سے شایع کیا

حُسن ترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا امتیاز علی طاہری 03

تکریم انسانیت قرآن کی نظر میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا اسرار احمد طاہری 08

درس حدیث ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا عبد القدیر شیخ طاہری 17

حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی ۔۔۔۔۔۔۔ مولانا محمد ساجد فاروقی 25

مولانا گل محمد چانڈیو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا مختار احمد کھوسہ طاہری 32

اصلاح قلب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا محمد عرس طاہری 36

سیدھی راہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ راحت طاہری 41

رجسٹریشن تبلیغی وفود ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علامہ اسرار احمد طاہری 47

گلہائے رنگ رنگ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادارہ 44

خبرنامہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادارہ 49

انعامی مقابلہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادارہ 63

درس قرآن

شہید کی فضیلت

تحریر: مولانا امتیاز علی رند طاہری
مدرس جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف

انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (سورۃ نساء69)

ترجمہ: جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

شہادت ایک انعام ہے، شہید انعام یافتہ لوگوں میں سے ہے، شہادت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر بھی کئی خوش نصیبوں کے لئے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ ان کے لئے شہید کا اجر ہے یہ لوگ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ ان پر شہداء کی مہر ہو گی۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شہید کا وزن فعیل بمعنیٰ فاعل ہے وہ شخص جو کبھی نورِ برہان اور قوتِ بیان سے اور کبھی شمشیر وسناں سے دین الٰہی کی حقانیت کی شہادت دے وہ شہید کہلاتا ہے اور راہِ خدا میں قتل ہونے والے کو بھی اسی مناسبت سے شہید کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر کے دین کی حقانیت کی گواہی دی۔ (ضیاء القرآن)

3

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیآء ولٰکن لا تشعرون • (البقرہ154)

ترجمہ:

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔

جب میدانِ بدر میں کئی مسلمان شہید ہوئے تو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ فلاں مر گیا، وہ اپنی زندگی کی لذتوں سے محروم ہو گیا غیرت الٰہی اس کو برداشت نہ کر سکی کہ جن لوگوں نے اس کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کیں انہیں مردہ کہا جائے اس لئے یہ آیت نازل فرما کر اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ کہنا سختی سے روک دیا ہے بلکہ بتایا کہ وہ زندہ ہیں۔

امام مالک سے روایت ہے کہ جنگِ احد کے چھیالیس برس بعد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبد اللہ بن جبیر کی قبر (دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے) سیلاب کی وجہ سے جب کھل گئی تو ان کے اجسادِ طاہرہ یوں تروتازہ اور شگفتہ وشاداب پائے گئے جیسے انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہو۔ (مؤطا)

علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں شہداء کا زندہ ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے یعنی زمین انبیاء کرام، شہیدوں، علمائے ربانیین، ثواب کے لئے آذان دینے والوں اور قرآن کے حافظوں کے جسم نہیں کھاتی۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدِ عالم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے ہیں۔

جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قندیلیں جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں، جب انہوں نے کھانے، پینے، رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت سے رغبت نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ جائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچادوں گا۔ (خزائن العرفان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جانے کے بعد کوئی دنیا میں لوٹنا اور اس کی اشیاء کو پانا پسند نہیں کرے گا سوائے شہید کے، وہ تمنا کرے گا کہ دنیا کی طرف دس بار لوٹایا جائے پھر مار دیا جائے اس اکرام کی وجہ سے جو وہ وقتِ شہادت دیکھتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چھ انعامات ہیں:

- اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔

- جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے۔
- اور اسے ایمان کے زیور سے آراستہ کر دیا جاتا ہے۔
- حوروں سے اس کا نکاح کرا دیا جاتا ہے۔
- عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔
- قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت سجایا جاتا ہے جو دنیا ومافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے نکاح کرا دیا جاتا ہے اور یہ کہ اس کے ستر اقرباء کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

(سنن۔ جامع ترمذی)

اور ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور پھر قتل کر دیا جاؤں۔

(صحیح البخاری)

زبان رسالت ﷺ سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے لڑتے ہوئے میدان کارزار میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے شہید قرار دیے گئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کے لئے ہمیشہ کی زندگی کو لکھ دیا اور ان کے تمام گناہوں کو بخش دیا، ان کے لئے جنت میں حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ ٹھکانہ بنایا، جیسا کہ قرآن و سنت کے دلائل اس پر ناطق ہیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق آقائے نامدار ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا تھا۔

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میرے گھر میں کھیل رہے تھے اور ان کے سامنے حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ جلوہ افراز تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! بے شک آپ کی امت میں سے ایک جماعت آپ کے اس بیٹے کو آپ کے بعد شہید کردے گی اور آپ ﷺ کو اس مقام کی تھوڑی سی مٹی دی۔

حضور اکرم ﷺ نے اس مٹی کو اپنے سینے مبارک سے لگایا اور روئے پھر فرمایا: اے ام سلمہ! جب یہ مٹی خون میں بدل جائے تو جان لینا کہ میرا یہ بیٹا شہید ہو گیا ہے۔۔۔!

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو بوتل میں رکھ دیا اور وہ ہر روز اس کو دیکھتیں اور فرماتیں اے مٹی! جس دن تو خون ہو جائے گی وہ دن عظیم ہو گا۔

بالآخر حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ 10 محرم الحرام 61 ھجری 56 برس کی عمر میں مقامِ کربلا میں شہید کئے گئے۔

اسلامی مہینوں کا اول اور آخر مہینہ ہمیں قربانی کا درس دیتا ہے، اول مہینہ محرم الحرام میں شہدائے کربلا کا واقعہ ہمیں قربانی اور ایثار کا درس دیتا ہے جبکہ آخری مہینہ ذوالحج ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کا درس دیتا ہے۔

تکریم انسانیت قرآن کی نظر میں (حصہ اول)

تحریر: اسرار احمد شر طاہری

مدرس، جامعہ عربیہ غفاریہ

ریسرچ اسکالر: شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیر پور

خالق کائنات نے انسان کو زمین پر اپنا نائب منتخب فرما کر دیگر جملہ مخلوقات سے اشرف فرمادیا اور یہ نیابت و خلافت فقط اس نے اپنے لطف و کرم سے عطا فرمائی ہے۔ وگرنہ انسان کی خلقت مٹی اور قطرہ پیشاب کے سوا کچھ نہیں۔ مگر اس کی افضلیت عبدیت واطاعت میں ہے، اگر وہ دائرہ اتباع سے خارج ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ شرف کے مقامات سے گرادیا جاتا ہے۔ بہر حال یہی وہ انسان ہے جو مظہر حق تعالیٰ بھی ہے اور اس کے ظاہر ہونے کا سبب بھی ہے۔ انسان کی خصوصیت کے تین بنیادی اجزاء اس کے وجود میں (دل، عقل اور نفس امارہ) ہیں جو اسے دیگر خلائق پر فوقیت دیے ہوئے ہیں۔

دل مقام روح ہے اور یہ اللہ تک رسائی چاہتی ہے۔ جبکہ نفس مقام عدو یعنی شیطان کا گھر اور یہ خدا سے دوری کا داعی ہے۔ رہا عنصر غور و فکر یعنی عقل سے پھر انسان احسن تقویم یا پھر اسفل سافلین کا فیصلہ کرتا ہے۔ ان جواہر ثلٰثہ کا مجموعہ کسی اور خلق میں نہیں ملتا۔ ان کے علاوہ قوت نطق بھی اس کے کمالات سے ہے۔

تاریخ انسانیت میں خداوند باری نے کائنات کو انسانوں کی ایسی ایسی مثالیں

دکھائیں جنہوں نے جہاں کی ہر شے کو حیران کر دیا۔ اور وہ انسان کی شرفیت کے آگے جھک گئے ایسی ان کی دہشت تھی کہ بحر و جبل ان سے کانپ گئے، ایسی ان کی آواز تھی کہ کوئل و بلبل چپ ہو جاتیں، ایسا ان کا حسن تھا کہ مہتاب و نظارے شرما جاتے، ایسی ان کی چمک تھی کہ خورشید و تارے چھپ جاتے، ایسا ان کا زہد و تقویٰ تھا کہ فرشتے بھی پیچھے ہٹ جاتے۔ ایسی ان کی سخاوت تھی کہ سمندر کی لہروں میں تزلزل آجاتا، ایسا ان کا رعب تھا کہ دریا بھی راستہ دینے پر مجبور ہو جاتی۔ ایسا ان کا تیقّن تھا کہ آگ بھی ٹھنڈی پڑ جاتی، ایسا عشق و شوق تھا کہ اللہ کے نام پر اپنی جان فدا کر دیتے۔ یہ جملہ خصائلِ حسنہ انسان ذات کو ہر زمانے میں افضل و اعلیٰ بناتے رہے۔

انسان کو مسند خلافت پر فائز کیا گیا اور خلافت اس امر کی تقاضا کرتی ہے جس کا وہ خلیفہ ہے اس کی غیر موجودگی میں جملہ فرائض کی انجام دہی کا پابند ہو۔ جبکہ ذات باری تعالیٰ نے موجود ہونے کے باوجود اپنی محبت کا اظہار فرماتے ہوئے نیابت سے نواز دیا۔ اور پھر انسان نے وہ سب کچھ کر کے دکھایا جو امورات الٰہیہ سے تھا۔ بھاری بھر کم پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے دکھایا، دریاؤں کو چیر کر دکھایا، بے زبانوں کو اپنا تابع و مطیع بنا کر دکھایا، فرشتوں اور جنات کو اپنا خادم بنا کر دکھایا، ڈوبے سورج کو طلوع کر دکھایا، چاند کو چاک کر دکھایا، اندھوں کو بینا کر دکھایا، کوڑھیوں کو صحیح کر دکھایا، یہاں تک کہ مردوں کو بھی زندہ کر دکھایا، یہ سب مصادرات انسان ہیں یہاں کسی اور مخلوق کا گذر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف سے یہ اوصاف عطا فرما کر جمیع خلقت میں انسان کو مکرم و معزز فرما دیا۔ یہ تکریم انسانیت کی حقانیت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ اعزاز تا قیامت انسان کے ساتھ متصف رہے گا۔

خلقت انسانی

آدمیت کو شرف مقام محض فضل جلیل ہے اس میں اس کا کوئی ذاتی کمال نہیں ہے۔ جیسے فرشتوں کی خلقت نور سے ہے اور انسان کی تخلیق بودار چپکی مٹی سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حما مسنون

(سورۃ الحجر26-15)

ترجمہ: اور بلاشبہ ہم نے پیدا کیا انسان کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے جو پہلے سیاہ بودار گارہ تھا۔

اس آیت کی تفسیر میں پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں انسان ابو بشر (آدم) کی تخلیق ایسی بجنے والی مٹی سے ہوئی جو پہلے بدبودار، سیاہی مائل کیچڑ تھا اس سے اس کا لبید تیار ہوا۔ پھر اس میں اللہ تعالیٰ نے خاص روح پھونکی، اس روح کی وجہ سے اس کی سر پر خلافت عرضی کا تاج رکھا گیا، اسی وجہ سے انسان مسجودِ ملائک بنا۔ انسانی تخلیق کے بارے میں قرآن کا یہی نظریہ ہے، اسی پر ہمارا ایمان ہے۔

آیت میں چند الفاظ تحقیق طلب ہیں:

1: **صلصال**: اس خشک شدہ کیچڑ کو کہتے ہیں جس سے اگر انگلی سے ٹکرایا جائے تو بجنے لگی

2: **حما**: اس مٹی کو کہتے ہیں جو کافی دیر پانی میں رہنے کی وجہ سے سیاہ ہوگئی ہو۔

3: **مسنون**: اس کی معنیٰ بدبودار بھی ہے اور کالب میں ڈھلا ہوا بھی ہے۔ یہاں دونوں معنیٰ مراد لی جاسکتی ہیں۔ علماء لغت نے لکھا ہے کہ مختلف حالتوں میں مٹی کے

مختلف نام ہیں۔

پانی میں بھگونے سے پہلے اسے تراب کہتے ہیں، پانی میں بھیگ جائے تو اسے **طین** (کیچڑ) کہتے ہیں۔ اور جب کافی عرصہ پانی میں بھیگی رہے، یہاں تک کہ اس کی رنگت سیاہ ہو جائے تو اسے حماء کہتے ہیں۔ اور جب اس میں بو پیدا ہو جائے یا اسے کوئی صورت دی جائے تو اسے مسنون کہتے ہیں۔ اور جب وہ خشک ہو جائے تو اسے صلصال کہتے ہیں اور جب اسے آگ میں پکا لیا جائے تو اسے فخار کہتے ہیں۔

اسی آیت کی تفسیر میں صاحب معارف القرآن لکھتے ہیں انسان کی پیدائش میں اگرچہ غالب عنصر مٹی کا ہے، اور اسی لئے قرآن عزیز میں انسان کی پیدائش کو مٹی کی طرف منسوب کیا گیا ہے لیکن در حقیقت وہ دس (10) چیزوں کا جامع ہے ، جن میں پانچ عالم خلق کی اور پانچ عالم امر کی، عالم خلق کے چار عنصر: آگ، پانی، مٹی ، ہوا اور پانچواں ان چاروں سے پیدا ہونے والا بخار لطیف جس کو روح سفلی یا نفس کہا جاتا ہے۔ اور عالم امر کی پانچ (5) چیزیں یہ ہیں:

قلب، روح، سر، خفی اور اخفیٰ۔

اسی جامعیت کے سبب انسان خلافت الٰہیہ کا مستحق بنا اور نور معرفت اور نعرہ عشق و محبت کا متحمل ہوا۔

قرآن کریم میں شرف انسانی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اور اس طرح نسل آدم کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا کی گئی۔

انسان کی تخلیق سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنات و فرشتے پیدا کئے تھے

مگر ان میں وہ جوہر نہ تھا جس کی خالق کائنات کو اقتضاء تھی۔ بالآخر باری تعالیٰ نے فرشتوں میں اعلان فرمایا:

واذ قال ربك للملئكة انى جاعل فى الارض خليفة

(سورۃ البقرہ-30)

ترجمہ:

اور(وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

مقصود (**انى جاعل فى الارض خليفة**) کی خبر دینے سے اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے مشورہ کرنا نہیں تھا اور نہ ہی اس کی ضرورت تھی بلکہ اس بارے میں فرشتوں کی رائے معلوم کرنا تھا۔ اور نیابت الٰہی کا منشاء یہ تھا کہ باری تعالیٰ کے احکام شرعیہ کا اجراء ونفاذ دنیا میں کیا جاسکے۔ فرشتوں کے جواب کا ماحاصل آدم علیہ السلام پر اعتراض یا ان کی غیبت کرنا اور اپنا استحقاق جتلانا نہیں تھا جو ان کی شان تقدس کے خلاف ہو، بلکہ حضرت آدم کی ترکیبی مادہ پر نظر کرکے یا قوم جنات کے پیش آمدہ تجربے کی بنیاد پر قیاس کرکے یہ عرض کرنا چاہا کہ اولاد آدم میں اچھے برے سب طرح کے ہوں گے، ممکن ہے ان سے غرض پوری طرح حاصل نہ ہو تو ہمیں حکم دیجئے کہ حضور اقبال سے سب لپٹ کر اس خدمت کو سرانجام دے دیں۔ غرض یہ کہ محض اظہار نیاز مندی مقصد تھا۔

صاحب تفسیر فی ظلال القرآن لکھتے ہیں: جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو

8

سجدہ کرو آدم کو تو سب سجدے میں گر پڑے اور یہ انسانی عزت افزائی کا بلند ترین مقام ہے اور یہ تکریم اور فرشتوں پر اس قدر برتری انسانوں کو اس لئے عطا کی گئی ہے کہ سینہ انسان نور معرفت سے روشن ہے اور اسے ارادہ و اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خیر و شر میں جس راستہ کا چاہے انتخاب کرے اور اپنی جدوجہد سے اللہ رب العزت کے بارِ امانت کو سنبھالے اور ہدایت الٰہی کو اپنے اختیار اور اپنی منشاء سے اپنائے۔

اسلام کی نظر میں انسان اس سرزمین کا سردار ہے اسی کے لئے یہ سب کچھ پیدا کیا گیا ہے وہ مشرف و مکرم ہے اور اسے ہر مادی شے پر برتری اور تفوق حاصل ہے۔ کسی مادی شے کے لئے اسے اس کے مقام سے نہیں گرایا جاسکتا۔ اس کے انسانی خصائص پر زیادتی نہیں کی جاسکتی اور مادی پیداوار اور مادی ارتقاء اور مادی اشیاء کی فراوانی کی خاطر انسان کی اہمیت میں کمی نہیں کی جاسکتی۔ کیوں کہ تمام مادی اشیاء انسان ہی کے لئے ہیں اور اس لئے کہ اس کے انسانی وجود کی تکمیل کریں اسی لئے کسی بھی طرح درست نہیں ہو سکتا کہ مادی اشیاء کی خاطر انسان کی اہمیت کم کر دی جائے اور اس کے خصائص کچل دیے جائیں۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ اس سرزمین میں انسان کے کردار کو اولین حیثیت حاصل ہے وہ زمین میں تغیر و تبدل کرتا ہے اور تصرفات کرتا ہے، ذرائع پیداوار اور تقسیم پیداوار کو انسان پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ جیسا کہ جدید مادی مکاتیب فکر ان مادی امور کو انسان کے اوپر ترجیح دیتے اور انسان کو ذلیل و حقیر کرتے پیٹ کا بندہ اور مشین کا غلام بنا دیتے ہیں۔

قرآنی نقطہ نظر کے مطابق انسان زمین میں خدا کا نائب ہے، نظام کائنات

میں اس کی اہمیت و حیثیت بلند و بالا ہے۔ آسمان ہوائیں اور بارشیں اور شمس و قمر اس کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں، ذرا اس بلند مقام کو اس حیثیت سے مقابلہ کر کے دیکھئے جو مادیت نے انسان کی مقرر کی ہے۔

مادی نقطہ نظر ہو یا اسلامی دونوں ہی انسانی زندگی پر بڑے گہرے اور دور رس اثرات مرتب کرتے ہیں۔ مادی دنیا میں انسان کو جس طرح ذلیل و رسوا کر کے صرف اسے پیداواری ذریعہ بنالیا گیا ہے، یہ مادی نقطہ نظر ہی کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح اسلام کے بلند نقطہ نظر سے اعلیٰ اقدار اور اخلاقی فضائل ابھرتے ہیں اور انسانی زندگی میں ایمان، صلاح اور اخلاص کی قدریں فروغ پاتی ہیں کیوں کہ انہی قدروں پر انسان کا منصب خلافت قائم ہوتا ہے۔ اور یہ قدرے تمام مادی اقدار سے کہیں زیادہ و اعلیٰ وارفع ہے۔ بلاشبہ خلافت کے مفہوم میں مادی اقدار بھی شامل ہیں مگر وہ اقدار عالیہ کے طابع اور ماتحت ہیں، اس حیثیت میں نہیں کہ مادیت اسے پیش کرتی۔

اسلامی تصور سے ایک بات یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اسلام نے انسانی ارادہ کو بہت اہمیت دی ہے اور ارادہ کو اللہ سبحانہ سے عہد انسان کو مکلف ہونے اور اسے جزاء و سزا ملنے میں بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ انسان کی یہ اختیاری شان اس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند کر دیتی ہے کیوں کہ وہ اپنی قوت ارادی سے اپنے عہد کی پابندی کرتا ہے۔ اور شہوتوں کے سامنے نہیں جھکتا اور گمراہی پر غلبہ پالیتا ہے۔ جیسا کہ اس سے یہ قوۃ بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی خواہشات کی پابجائی کر کے ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دے دے اور اس عہد کو فراموش کر دے جو اس نے اپنے مولا سے کیا ہے یہ قوۃ ارادی جہاں انسان کی عزت افزائی ہے وہاں یہ ایسا دوراہا بھی ہے جہاں سے

سعادت و شقاوت رفعت و تنزل اور انسانیت کا مقام بلند اور حیوانیت کا ارذل ترین مقام دونوں راہیں پھوٹ نکلتی ہیں۔

اسی آیت کی تفسیر میں روح البیان کے مفسر اس طرح لکھتے ہیں:

ان فی الانسان صورة من عالم الشهادة المحسوسة وروحا من عالم الغيب الملكوتی غير المحسوس و سرا مستعدا لِقبول فيض الانوار الٰهيه فبالتربية يترقىٰ مِن عالم الشهادة الىٰ عالم الغيب وهو الملكوت وبسر المتابعة وخصوصيتها يترقىٰ من عالم الملكوت الىٰ عالم الجبروت والعظموت وهو الغيب الغيب ويشاهد بنور الله المستفاد من سر المتابعة انوار الجمال والجلال (روح البیان: شیخ اسماعیل حقی)

ترجمہ:

بے شک انسان مختلف عناصر سے مرکب ہے اس کی صورت کا تعلق عالم محسوس سے ہے اور اس کی روح کا تعلق عالم غیب ملکوتی ہے۔ صورت وروح کے علاوہ ایک پوشیدہ قوت ہے جو انوار ربانی کے فیض کے قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہے۔ اچھی تربیت سے وہ عالم محسوس سے عالم غیب تک رسائی حاصل کر سکتا ہے اور رسالت مآب ﷺ کی پیروی سے اس پر عالم جبروت و عظموت کی راہیں کھلتی ہیں۔ اور الٰہی نور جو اس اطاعت و پیروی کی برکت سے اسے حاصل ہوتا ہے وہ جمال و جلال

کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

انسان کے تکریم کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا (القرآن:17-70)

ترجمہ:

اور بے شک ہم نے بڑی عزت بخشی اولاد آدم کو اور ہم نے سوار کیا اس کو مختلف سواریوں پر خشکی میں اور سمندر میں اور رزق دیا انہیں پاکیزہ چیزوں سے، اور ہم نے فضیلت دی انہیں بہت سی چیزوں پر، جن کو ہم نے پیدا فرمایا، نمایاں فضیلت۔

اس آیت کریمہ میں جو لفظ **کرمنا** آیا ہوا ہے اس کی مصدر تکریم ہے۔ اور اس کا مادہ کرم ہے۔

امام راغب اصفہانی نے مفردات میں کرامت کی معنیٰ کے بارے میں یوں لکھا ہے:

کرم خداوند متعال کے لئے وصف کے طور آئے تو اس کی بندوں پر ظاہر ہونے والی نعمتوں اور احسان کا اسم ہو گا۔ جیسے (: **ان ربی غنی کریم**) اور جب کسی انسان کے وصف کے طور پر ذکر ہو تو اس کے اچھے اخلاق و افعال کے معنیٰ میں ہو گا۔

(جاری ہے)

Email: 1977.israr@gmail.com

درس حدیث

بدامنی اور فساد پھیلنے کی وجہ

تحریر: مولانا عبدالقدیر شیخ طاہری

وعن ابن عمر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مشت امتی المطیطناء وخدمتهم ابناء القلوب ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارها علیٰ خیارها۔ (رواہ الترمذی)

روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب میری امت اکڑ کر چلے اور شاہزادے یعنی فارس ورم کے پیچھے ان کی خدمت کریں تو اللہ ان کے بہتروں پر بدتروں کو مسلط کردے گا۔

معلوم ہوا کہ متکبرین کی طرح چلنا بھی اللہ کے عذاب کا سبب ہے مسلمان کی نشست وبرخاست چلنے پھرنے میں تواضع اور انکساری چاہیے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور (سورۃ لقمان آیت 18)

صعر ایک بیماری ہے جو اونٹ کے سر یا گردن میں ہوتی ہے جس سے اس کی گردن مڑ جاتی ہے یہاں بطور تکبر منہ پھیر لینے کیے معنیٰ یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

(ابن کثیر)

یعنی ایسی چال کا رویہ جس سے مال ودولت یا جاہ ومنصب یا قوت، طاقت کی وجہ سے فخر وغرور کا اظہار ہوتا ہو یہ اللہ کو ناپسند ہے اس لئے کہ انسان ایک بندہ عاجز

وحقیر ہے اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق عاجزی وانکساری ہی اختیار کئے رکھے اس سے تجاوز کر کے بڑھائی کا اظہار نہ کرے کہ بڑھائی صرف اللہ ہی کے لئے زیبا ہے جو تمام اختیارات کا مالک اور تمام خوبیوں کا منبع ہے اس لئے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا(ترمذی شریف)

جو تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو کھینچ (گھسیٹتے) ہوئے چلے گا اللہ اس کی طرف (قیامت کے دن) رحمت کی نظر نہیں دیکھے گا۔(بخاری شریف کتاب اللباس)

یہاں تک کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واقصد فی مشیک واعضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر (سورۃ لقمان آیت19)

اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر یعنی چال اتنی سست نہ ہو جیسے کوئی بیمار ہو اور نہ اتنی تیز ہو کر شرف ووقار کے خلاف ہو، اور اپنی آواز پست کر یعنی چیخ یا چِلّا کر بات نہ کر اس لئے کہ زیادہ اونچی آواز سے بات کرنا پسندیدہ ہوتا تو گدھے کی آواز سب سے اچھی سمجھی جاتی لیکن ایسا نہیں ہے، بلکہ گدھے کی آواز سب سے بدتر اور مکروہ ہے اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ گدھے کی آوٗاز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو۔

(بخاری شریف، کتاب بدء الخلق)

مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی جب حالت بگڑ جائے گی اور اسلام دین کے بتائے ہوئے اصولوں اور قانون کے خلاف ورزی کریں گے اور شریعت کی پاسداری

چھوڑدیں گے تو مصیبتوں اور آفتوں کا آنا در پے ہو گا اور انسان مصیبتوں اور مشکلاتوں میں جکڑ جائے گا، جس طرح آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

وعن عبداللہ مسعود قا ل قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعۃ الا علیٰ شرار الخلق (رواہ مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی مگر بدترین مخلوق پر۔

قیامت سے مراد یہاں مصیبت ہے شرار سے مراد عقائد اعمال اخلاق میں جو لوگ بدترین ہیں وہ سارے بے حیا بدکار، بے شرم ہوں گے نیکی کا نام بھی نہیں لیں گے ان پر اتنی تو مصیبت اور تکلیفوں کے پہاڑ گریں گے جو ایسا محسوس ہو گا کہ قیامت قائم ہوئی ہے اس کی تائید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ظھر الفساد فی البر والبحر---- (سورۃ روم آیۃ 41)

خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا اس لئے کہ انھیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے، ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

خشکی سے مراد انسانی آبادیاں اور تری سے مراد سمندر سمندری راستے اور ساحلی آبادیاں ہیں فساد سے مراد ہر وہ بگاڑ ہے جس سے انسانوں کے معاشرے اور آبادیوں میں سکون وبال اور ان کے عیش و آرام میں خلل واقع ہو، اس لئے اس کا اطلاق معاصی وسیئات پر بھی صحیح ہے کہ انسان ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی حدوں کو پائمال اور اخلاقی ضابطوں کو توڑ رہے ہیں اور قتل خونریزی عام ہو گئی ہے اور فساد کا اطلاق ارض وسماوی آفات پر بھی ہے جو اللہ کی طرف سے بطور سزا

وتنبیہ نازل ہوتی ہیں جو قحط، کثرت موت، خوف، سیلاب، زلزلہ وغیرہ۔

مطلب یہ ہے کہ جب انسان اللہ کی نافرمانیوں کو اپنا وطیرہ بنالیں تو پھر مکافات عمل کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے اعمال وکردار کا رخ برائیوں کی طرف پھر جاتا ہے اور زمین فساد سے بھر جاتی ہیں امن سکون ختم اور اس کی جگہ خوف ودہشت، ڈاکہ زنی، قتل وغارت گری عام ہو جاتی ہے اس کے ساتھ بعض دفعہ آفات ارضی وسماوی کا بھی نزول ہوتا ہے مقصد اس سے یہی ہوتا ہے کہ اس عام بگاڑ یا آفات الٰہیہ کو دیکھ کر لوگ گناہوں سے باز آجائیں، توبہ کرلیں اور ان کا رجوع اللہ کی طرف ہو جائے لیکن کہیں گناہوں کا دوام (ہمیشگی) استمرار بڑھ جاتا ہے اور بڑے بڑے عذاب بھی انہیں خواب غفلت سے بیدار نہیں کرپاتے مسلسل گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حق کی آواز کے لئے ان کے کان بند ہو جاتے ہیں پھر انداز اور وعظ و نصیحت ان کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں۔

جس طرح ارشاد باری ہے:

اور ہم ان کے دلوں پر بند لگادیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اچھی بات مفید کلام (قران وحدیث، سنت) سننے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ انہیں کبھی مہلت بھی دے دیتا ہے جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واملی لھم ان کیدی متین (القلم: 45)

یہ وہی استدراج اور مہلت جو بطور امتحان اللہ تعالیٰ افراد اور قوموں کو دیتا ہے پھر جب اس کی مشیت مواخذہ کرنے کی ہوتی ہے تو کوئی اس سے بچانے پر قادر

نہیں ہو سکتا اس کی تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

جب انسان آفات سے بھی نہیں سیکھتا اور مہلت بھی موثر ثابت نہیں ہوتی حادثات ان کے اصلاح احوال کے لئے کارگر ثابت نہیں ہوتے وہ اسے لیل ونہار کی گردش ہی سمجھتے رہے اس کے پیچھے کار فرما قدرت الٰہی اور اس کی ارادہ کو سمجھنے میں ناکام رہے تو اچانک شامت آہی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیتا ہے۔

شب و روز کی کسی گھڑی میں اسے عذاب گھیر لیتا ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ہنستی کھیلتی بستیاں آن واحد میں کھنڈر بن جاتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی ان تدبیروں سے بے خوب نہیں ہونا چاہیے اس بے خوفی کا نتیجہ سوائے خسارے کے اور کچھ نہیں جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: (پ۹اعراف آیۃ165)

پھر جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھا دیا جاتا تھا یعنی وعظ و نصیحت کی انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی اور نافرمانیوں پر اڑے رہے۔اللہ کے احکامات سے سرتابی کو انہوں نے اپنا شیوہ اور وطیرہ بنالیا انہوں نے نافرمانیوں کا ارتکاب کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا انہیں سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیوں میں مبتلا تھے اور جو لوگ خود بھی برائیوں سے دور تھے اور دوسروں کو بھی دور رہنے کی تلقین کرتے تھے ان لوگوں کو نجات دے دی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بندہ خدا کو چاہیے کہ جس ذات نے اسے پیدا کیا ہے اور جس نے لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے جس کا رزق کھاتا ہے جس کے آسمان تلے رہتا ہے جس کی زمین پہ گھومتا ہے جس ہستی نے نیست سے ہست کر دیا اور جان میں

جان دے دی اس احکم الحاکمین کے حکم اور فرمان میں رہتے ہوئے اس کے قوانین اور اوامر نواہی اور اصولوں کی پاسداری کرے اس میں بھلائی اور خیر وعافیت ہے اگر شیطان کے پیچھے چلتا ہے اور اپنی خواہشات کو اپنا قبلہ کعبہ بناتا ہے پھر یہ ہوتا ہے اللہ غفور ورحیم بندہ کو مہلت دے دیتا ہے اور گناہ پر فوراً اگرفت نہیں فرماتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وربک الغفور ذوالرحمة لو یواخذھم بما -----

(کہف آیۃ58پ15)

تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ اگر ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو پاداش عمل میں ہر شخص عذاب الٰہی کے شکنجے میں آجائے۔ جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ولو یواخذ اللہ الناس بما کسبوا .....**

(سورۃ فاطر آیۃ45پ22)

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب مواخذہ فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا انسانوں کو ان کے گناہوں کی پاداش میں اور جانوروں کو انسانوں کی نحوست کی وجہ سے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک میعاد معین تک مہلت دی ہے جب ظلم طغیان سرکشی حد سے بڑھ جاتی ہے خیر بھلائی کی طرف بڑھتا ہی نہیں انہیں سیدھے راستے پر آنے کا موقع دیا گیا لیکن اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا تو پھر مہلت ختم کر دی جاتی ہے جو ایک وقت موعود تک ہر فرد گروہ اور قوم کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے پھر وہی حشر ہوتا ہے جو سنت اللہ کے مطابق پچھلی قوموں اور افراد

کا ہوا، یہ دستور جب سے انسانیت پیدا ہوئی ہے چلا آرہا ہے جس طرح (تاریخ میں ہے کہ) بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کی خلاف ورزی کی اور معصیت کا ارتکاب کرکے فساد فی الارض کے مجرم بنے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا ان پر بخت نصر اور جالوت کو مسلط کیا جنہوں نے یہودیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے بے دریغ یہودیوں کو قتل کیا اور ایک بڑی تعداد کو غلام بنالیا ان کے اموال لوٹ لئے اور یوں ان کی ذلت ورسوائی کا دور دورہ ہوا، اور ہونا بھی یہی تھا۔

آنحضرت ﷺ نے حدیث مبارکہ میں اس کی نشانیاں فرمائی ہے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں معبود برحق ہوں اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے قلوب میرے دست قدرت میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے قلوب میں ان کے لئے رحمت اور مہربانی بھر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی پر اتر آتے ہیں تو میں ان کے قلوب میں ان کے لئے غضب اور ناراضگی بھر دیتا ہوں پھر وہ ان کو سخت سزاؤں کا مزہ چکھاتے ہیں تو تم ان کو بددعا دینے میں مشغول نہ رہو بلکہ اپنے کو میرے ذکر اور خشوع وخضوع میں مشغول رکھو تو ان کے مقابلے میں تمہاری کفایت کروں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے کہ جب تک کوئی قوم اللہ تعالیٰ اور امر و نواہی سے اعراض کرکے اپنے احوال واخلاق کو نہیں بدل لیتی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کا دروازہ بند فرمادیتا ہے دوسرے الفاظ میں یہ مقصد ہے کہ

گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں سلب فرمالیتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعامات پانے کے لئے ضروری ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے کیونکہ جس معاشرے کا نظام اطاعتِ الٰہی پر قائم ہو اور اللہ کی حدیں نافذ ہوں ظلم کی جگہ عدل کا دور دورہ ہو وہاں امن و سکون اور اللہ کی طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔

جس طرح ایک حدیث میں آتا ہے زمین میں اللہ کی ایک حد کا قائم کرنا وہاں کے انسانوں کے لئے چالیس روز کی بارش سے بہتر ہے۔

(نسائی کتاب قطع ید السارارق، ابن ماجہ باب الترغیب فی اقامۃ الحد)

اس طرح حدیث ہے کہ جب ایک بدکار (فاجر) آدمی فوت ہو جاتا ہے تو بندے ہی اس سے راحت محسوس نہیں کرتے، شہر بھی اور درخت اور جانور بھی آرام پاتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب سکرات الموت، مسلم شریف کتاب الجنائز باب ماجاء فی مستریح ومستراح منہ)

اس کی تائید کتاب الٰہی قرآن مقدس سے بھی ہوتی ہے یعنی جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم (گناہوں) کے ساتھ نہیں ملاتے انہیں کے لئے امن ہے معلوم ہوا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ میری زندگی امن کا گہوارا بن جائے سکون و اطمینان میسر ہو جائے تو اپنے ایمان والی زندگی کی گناہوں کو خلط ملط اور آمیزش سے پاک رکھے تو دینا آخرت اس شخص کی سنور جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ

مولانا مفتی محمد ساجد فاروقی

حضرت امام ربانی کا اصل نام حضرت شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین سرہندی ہے۔ روضۃ القیومیۃ کے مصنف حضرت خواجہ محمد احسان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام ربانی سید تھے، سید اسے کہا جاتا ہے جو حضرت بی بی خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی اولاد دختری یا فرزندی سے ہو، اس کو سید کہا جاتا ہے۔ حضرت امام ربانی کے نسب کا سلسلہ 27 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے وہ اس طرح ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ ہستی ہے جو 20 برس کی عمر میں بڑے بڑے علمائے کرام کے رئیس مانے جاتے تھے۔ اور آپ کی شانِ اقدس میں کئی احادیث صحاح ستہ میں مذکور ہیں۔

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت باسعادت مورخہ 14 شوال المکرم 971ھ بروز جمعرات ہوئی۔

ایک مرتبہ امام ربانی کے والد صاحب (حضرت شیخ عبد الاحد) علیہ الرحمۃ کو دہلی شہر سے 25 کلو میٹر دور ایک شہر سکندر جانے کا اتفاق ہوا آپ کو ایسی جگہ پر علم کی تلاش میں رہنا پڑا اور آپ نے وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے علم حاصل کرنا شروع کیا، انہی دنوں میں وہاں پہ ایک نیک خاتون رہتی تھی۔ اس نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد قدس سرہ کے سینے مبارک سے ایک نور نکلا ہے جس سے زمین و آسمان روشن ہو گیا ہے اور اسی روشنی سے ایک تخت ظاہر

ہوا ہے جس پہ ایک آدمی ٹیک لگا کر بیٹھ گیا ہے اور باقی امت کے تمام اولیاء کرام اس کے ارد گرد ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور ایک آدمی پکار رہا ہے کہ اس تخت پہ بیٹھنے والا حضرت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کا فرزند ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء کرام پر فضیلت عطا کی ہے۔

اس خواب کو دیکھنے کے بعد جب صبح ہوئی اور یہ بی بی صاحبہ ضروری حاجات سے فارغ ہو کر اپنے شوہر کی طرف آئی اور اسے رات کو دیکھا ہوا خواب سنایا، خواب سن کر اس کے شوہر نے کہا کاش! میرے پاس ایک بیٹی ہوتی تو اس مخدوم صاحب سے اس کا نکاح کرواتا اور اس کو اپنا داماد بنالیتا، لیکن افسوس کہ مجھے بیٹی کی اولاد نہیں۔

بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ میری ایک بہن ہے جو بہت ہی نیک پارسا خاتون ہے اگر اس کا نکاح مخدوم صاحب سے کروایا جائے تو بہت اچھا ہو گا۔ شوہر کو اپنی بی بی صاحبہ کی یہ بات پسند آئی اور آکر حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد سے سارا واقعہ سنایا اور آپ کو نکاح کا پیغام دیا اور عاجزی وانکساری کی ۔ پہلے تو حضرت مخدوم نے انکار کیا لیکن جب ان لوگوں کی بہت زیادہ عاجزی دیکھی تو آپ نے ان کو رنج کرنا نہیں چاہا اور آپ نے نکاح کا پیغام قبول کر لیا، شریعت محمدی کے مطابق اس خاتون سے نکاح کر لیا اور اس کے بعد سرہند شریف تشریف لے گئے۔ یہی پاک بی بی صاحبہ تھی جس کے بطن اطہر سے حضرت سیدنا امام ربانی کی ولادت ہوئی۔

ولادت کا زمانہ:

جب ہندوستان میں اکبر بادشاہ نے دین اسلام کی دھجیاں اڑادی تھیں ۔ مسجدیں ویران ہو گئی تھیں، مندروں کو آباد کیا گیا تھا، قرآن مجید کی تلاوت پر

پابندی لگادی گئی تھی خنزیر کے گوشت کو حلال کر کے گائے کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا تھا، بادشاہ کے دربار میں علماء و صلحاء کی دستاریں اتاری جاتی تھیں، حتیٰ کہ کلمہ پاک پڑھنے پر بھی پابندی لگادی تھی، مسلمانوں کو ذلیل تصور کیا جاتا تھا، سرعام شراب کا حکم جاری کر دیا گیا تھا، مسلمانوں کی عزتیں لوٹی جارہی تھیں، بادشاہ نے اپنے محل میں بھی مندر بنار کھا تھا، جہاں بتوں کی عبادت، پوجاپاٹ کی جاتی تھی۔ ہر دن کوئی نہ کوئی اسلام کی علامت مٹائی جاتی تھی۔

بادشاہ پہلے ولایت، پھر نبوت کی نشانیاں پھر اپنے آپ کو الٰہ بھی کہلوانے لگا۔ سجدہ بھی کرواتا تھا جو سجدہ نہیں کرتا تھا اس کو بہت اذیتیں دی جاتی تھیں۔ مطلب کہ ہر طرف کفر و گمراہی پھیل چکی تھیں۔

جب ہندوستان میں ایسی صورتحال ہر طرف پھیل چکی تھی تو اس وقت خالق اعظم نے دین محمدی کی آبیاری، دین اسلام کی روشنی کو اجاگر کرنے کے لئے باطل کو مٹانے کے لئے، ہندوستان کی سرزمین پر کلمہ توحید کی صدا کو بلند کرنے کے لئے حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی کو یہ عزت و شرف عطا فرمایا جس کے ہاتھوں سے اسلام دوبارہ اپنے عروج پر آجائے اور دین محمدی کا چاند سارے جہاں کو روشن کر دے۔

ولادت کی بشارتیں:

پھر میرے کریم رب نے امام ربانی کی ذات اقدس کو اس دنیا کے خطے کو منور کرنے کے لئے حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد کے گھر میں پیدا فرمایا۔ جس کے پیدا ہونے سے سارا جہان اسلام کے نور سے روشن ہو گیا اور آپ کے پیدا ہونے سے

صدیاں پہلے بڑے بڑے اولیاء کرام بشارت دے کر گئے تھے کہ سرہند شریف سے ایسا نور پیدا ہوگا جو دین محمدی کے اندر داخل شدہ گمراہیوں کو نیست ونابود کر کے اصلی دین کو بحال کرے گا۔

یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی یہ ایک بہت بڑی بھاری ذمہ داری تھی جو امام ربانی کے ذمہ تھی، جس کو نبھانا تھا اور حسن اخلاق و کردار کے ذریعے اپنی جدوجہد اور صبر حسین کے فیض کے ذریعے اسلام کو پھر ایک بار یزیدیت کے افکار سے نجات دلانی تھی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اور بڑے بڑے اولیاء کرام نے آکر آپ کو سلام پیش کیا اور آپ کی ذات اقدس کے دست بابرکات پر بیعت ہوئے اور اقرار کرنے لگے کہ جو کام لوگ صدیوں میں نہیں کر سکے آپ کی نگاہ بصیرت اور ازلی بخت کے ذریعے اس طرح پایہ تکمیل تک پہنچا کہ اکبر کے بنائے ہوئے دین الٰہی کی ساری تفریحات کو چند دھائیوں میں ختم کر دیا گیا اور اسلام کا نور ہر سینے کو منور کرنے لگا اور پانچ صدیاں گذر گئیں لیکن امام ربانی کا چرچا آج بھی ہر طرف گونج رہا ہے۔

حضرت سیدنا غوث الاعظم عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی بشارت

حضرت سیدنا غوث الاعظم عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں روضۃ القیومیۃ اور انوار الکریم اور رسالہ ایضاح الطریقۃ (ص: 82) میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ: ایک مرتبہ سیدنا عبد القادر جیلانی نے مراقبہ میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور زمین کی طرف اتر رہا ہے جس کی روشنی زیادہ تھی کہ سارے آسمان میں پھیل گئی ہے اور امتِ محمدیہ کے جمیع اولین وآخرین اولیاء کرام نے اس نور سے روشنی حاصل کی ہے مراقبہ کی حالت میں میں نے سوچا کہ مجھے کس وجود کی زیارت کروائی جارہی ہے تو مجھے الہام

ہوا کہ یہ حضرت شیخ احمد سرہندی کا نور ہے جو امت محمدیہ میں پانچ سو برس بعد میں پیدا ہو کر دین اسلام کو زندہ کرے گا اور تمام امت میں افضل ترین ہو گا جو اس کی صحبت کرے گا وہ خوش بخت ہو گا جو اس کے ۔۔۔۔۔ خلفاء ہوں گے وہ بھی برگزیدہ بزرگ ہوں گے۔

اس کے بعد حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے اپنا خرقہ مبارک اتارا اور اپنے پیارے اور بزرگ ہستی خلیفہ مجاز کو عنایت فرمایا اور اس میں اپنی نسبت بھی ڈالی اور وصیت کی کہ یہ جبہ مبارک اس ذات تک پہنچانا اور اس کو حفاظت کے ساتھ رکھا جائے۔ اور دست بدست حوالے کیا جائے اور جو شخص بھی اس وقت زندہ ہو اس عظیم شخصیت اور ولی کامل واکمل سے فیض حاصل کرے اور یہ جبہ مبارکہ اس کے حوالے کیا جائے۔ اسی طرح یہ خرقہ چلا آیا اور حضرت شاہ کمال قادری کے پوتے حضرت شاہ اسکندر نے تجدید امام ربانی کو دوسرے سال میں پیش کیا اور آپ کا مرید بھی ہوا۔

سبحان اللہ! کیا عظیم شخصیت تھی جس کے آنے کی بشارت سیدنا محبوب سبحانی جیسی عظیم الشان شخصیت نے دی ہے اس کی کیا شان ہو گی، ایسی بشارت بہت سارے بزرگوں نے دی تھیں۔

ولادت کے وقت واقعات:

حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کی ولادت کے وقت بادشاہ ہند کا تخت الٹا ہو کر گر پڑا، پھر خادموں نے سیدھا کیا پھر الٹا ہو کر گر پڑا اور بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ شمال کی طرف سے ایسی ہوا چل رہی ہے کہ میں تخت سے الٹے منہ گر گیا

ہوں۔اس خواب سے بادشاہ کو بہت دہشت و خوف ہوا اور بادشاہ بیمار ہو گیا۔ اور سات دن تک اس کی زبان بند رہی سات روز تک علاج سے افاقہ نہیں ہوا جب سات دن گزر گئے تو اس کی زبان کھلی اور بادشاہ نے کہا مجھے کوئی بیماری نہیں اصل بات یہ ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا جس کی ہیبت سے میری یہ حالت ہو گئی تھی پھر بادشاہ نے بہت سے امراء اور عقلمندوں سے اس خواب کی تعبیر کروائی آخر کسی نے امام ربانی کے تولد کی طرف اشارہ کیا جس سے اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا۔

(الانوار احمدیہ ص116ج: 2)

آپ کا بچپن:

امام ربانی کی ولادت باسعادت بھی سنت کے مطابق ختنہ شدہ ہوئی۔ آپ بچپن میں بھی عام بچوں سے علیحدہ زندگی گزارتے تھے۔گندگی سے دور رہتے تھے، ننگاپن سے بچپن میں ہی دور رہتے تھے، کھیل کود سے دور تھے، آپ کے جسم پر کوئی نجاست نہیں دیکھی گئی اور آپ کے چہرہ مبارک کو جو دیکھتا تھا خوشی سے کھل اٹھتا تھا اور آپ کے چہرہ پاک کا دیدار کرتا تھا آپ ہمیشہ خندہ جبیں ہوتے تھے۔

ظاہری علوم: آپ نے بچپن میں اپنے والد مخدوم شیخ عبد الاحد سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی تھوڑے ہی عرصے میں قرآن پاک یاد کرلیا، اس کے بعد کشمیر کے مشہور عالم حضرت مولانا یعقوب کشمیری سے علم حدیث حاصل کیا۔

آپ نے ظاہری علم کی فراغت کے بعد اپنے والد صاحب کی صحبت حاصل کی اور وہاں پر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے اور پھر اس حد تک پہنچے کہ آپ کے شاگرد بھی مجتہدین کے درجے تک پہنچ گئے۔

سلسلہ بیعت:

معمولات مظہریہ میں منقول ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے قادری، چشتی سہروردی، قلندری، شاذلی، کبریہ اور دیگر طریقے حاصل کیے۔

طریقہ نقشبندیہ:

آپ نے طریقہ نقشبندیہ کا حصول اس زمانے کے ولی کامل حضرت خواجہ غوث الزمان عارف باللہ سیدنا محمد باقی باللہ سے کیا۔

حضرت امام ربانی نے حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی صحبت میں دو مہینے اور کچھ روز قیام فرمایا اور اس تھوڑے سے عرصے میں ہی آپ کو وہ مقام ملا جو اوروں کو برسوں میں بھی نہیں ملا اور آپ کے مرشد نے آپ کو مرادیت، کمالیت، محبوبیت کی بشارت دی۔ اور حضرت خواجہ باقی باللہ حضرت امام ربانی کے لئے **قطب الاعظم** کا الفاظ استعمال کرتے تھے اور اپنے مریدین کو فرماتے تھے کہ جب حضرت امام ربانی موجود ہوں تو پھر میری طرف متوجہ نہیں ہوا کریں بلکہ امام ربانی کی طرف متوجہ ہوا کریں اور اس سے روحانی علم حاصل کیا کریں کیونکہ شیخ احمد سرہندی ایک ایسا آفتاب ہے جس میں میرے جیسے ہزاروں ستارے گم ہو جاتے ہیں اس امت میں نہ پہلے کوئی ایسا ولی اللہ ہوا اور نہ آگے ہوگا۔

حضرت امام ربانی کا وصال مورخہ 28 صفر 1034ھ میں ہوا، ان کا مزار سرہند شریف (ہندوستان) میں واقع ہے، جہاں آج بھی ہزاروں عقید تمند حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفہ گل محمد چانڈیو بخشی طاہری رح

تحریر: فقیر مختار کھوسہ طاہری

خلیفہ سائیں گل محمد غفاری چانڈیو کی پیدائش 1936ء میں سونہری فارم نزد مورو میں ہوئی، ابتدائی تعلیم انہوں اپنے ہی گاؤں سے حاصل کی، پرائمری تعلیم کی تکمیل کے بعد انہیں ملازمت مل گئی، وہ زندگی میں بیان کرتے تھے کہ انہیں 1961ء میں گورنمنٹ کی جانب سے انہیں پی ٹی سی ایل ڈپارٹمنٹ میں ٹیلیفون آپریٹر کی ملازمت دی گئی اور اپنے ہی خاندان میں سے شادی کر کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے، انہیں ملازمت ملی اس وقت وہ مورو میں رہائش پذیر تھا کہ حضور پیر مٹھا سائیں علیہ الرحمۃ سندھ میں تبلیغ کے حوالے سے آئے ہوئے تھے، اس وقت ہم نے بھی سنا تھا کہ وہ بڑے کامل ولی اللہ اور بزرگ ہستی ہیں۔ ہم سائیں خلیفہ نصیر الدین شاہ علیہ الرحمۃ کے ساتھ حضور پیر مٹھا سائیںؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ علیہ الرحمۃ نے ہمیں طریقت عالیہ میں بیعت کروائی۔

حضور پیر مٹھا سائیں علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ سے بیعت حاصل کی اور تبلیغی و دینی خدمات میں مصروف ہوگئے، انہوں نے درگاہ فقیرپور شریف، درگاہ اللہ آباد شریف سمیت دیگر مراکز پر درسِ مسائل، تبلیغی خدمات بخوبی سرانجام دی۔

خلافت: آپ مرشد کے نام پر سب کچھ قربان کرنے والے تھے، محبت کا یہ عالم تھا کہ مرشد سوہنا سائیں نے جب آپ کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو آپ گوٹھ قاسم بگھیو تعلقہ

ہالا ضلع مٹیاری میں آئے، جہاں پر آپ 7 سال تک خدمت کرتے رہے، مذکورہ علاقے میں کچھ مالی تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن یہ مرد مجاہد پھر بھی گلی گلی میں اپنے پیر کا پیغام پہنچاتے رہے، آپ کی تبلیغ نے وہ رنگ لایا کہ اس گاؤں میں سے حاجی خان بگھیو کو حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ نے خلافت سے نوازا۔ الحمدللہ ا گاؤں میں آج بھی آپ سے محبت کرنے والے ہیں، آپ کی تبلیغ ماشاء اللہ بھٹ شاہ میں بہت زیادہ تھی، اور اس کے علاوہ گردونواح کے چھوٹے بڑے شہروں ٹنڈو آدم، اور محمد تھیم میں اچھا کام کیا۔

جب ان کی اہلیہ کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا تو انہوں نے اپنا گھر، سب کچھ دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا، وہ اپنے پیر بھائی، ہم سفر ساتھی خلیفہ نصیر الدین شاہ علیہ الرحمۃ کے ہمراہ مختلف علاقوں میں دین اسلام کی اشاعت کے لئے جاتے رہے، اسی خدمات کے جذبے کے پیش نظر حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ نے انہیں خلافت سے بھی نوازا۔

مرحوم گل محمد چانڈیو بتاتے تھے کہ جب وہ گوٹھ قاسم بگھیو میں دینی خدمت کے لئے پہنچے تو ان دنوں ان کی زوجہ کا انتقال ہو گیا، جس کے کچھ عرصے بعد حضور سوہنا سائیںؒ کا پیغام آیا کہ جلدی دربار پر پہنچ جائیں، جب میں دربار پر پہنچا تو فقیروں نے بتایا کہ میرے لئے ایک رشتہ آیا ہے، حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ رشتہ اس دیوانہ (گل محمد چانڈیو) کو دیں،۔ جو جماعت غفاریہ بخشیہ طاہریہ میں آیا ہے کبھی بھی تہجد قضا نہیں کی، حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ نے آپ کا نکاح کروایا۔ نکاح کے بعد اعلان کیا گیا کہ کل ولیمہ ہے، حالانکہ میرے پاس اتنے پیسے ہی

نہیں تھے، وہ ولیمہ بھی حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ نے خود اپنے جیب سے کیا۔ اس نیک خاتون سے چار فرزند محمد اکرم، محمد اسلم، محمد اعظم اور محمد مسلم چانڈیو ہوئے۔

بھٹ شاہ میں آمد:

1970ء میں جب خلیفہ گل محمد چانڈیو گوٹھ قاسم بگھیو میں مقیم تھے تو وہاں سے ہر جمعۃ المبارک کی رات درگاہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی علیہ الرحمۃ (بھٹ شاہ) جایا کرتے تھے جہاں درگاہ بھٹ شاہ کے صحن میں ذکر کی محفل ہوتی تھی۔

جب درگاہ پہ آتے تو کافی دوست جمع ہوا کرتے تھے، جب دوست بھٹ شاہ میں تیار ہوگئے تو خلیفہ سائیں کو بھٹ شاہ میں تبلیغ اور مرکز کے قائم کرنے کا مشورہ دیا گیا، جماعت سے قریبی وابستگی والے دوست فقیر ریاض (مرحوم) اور سید قاسم شاہ و دیگر دربار اللہ آباد شریف کنڈیارو میں حضور سوہنا سائیں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کو امام کے لئے عرض کیا تو حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ کو فقیر گل محمد دے رہے ہیں، ان کا قدر کرنا یہ وہ فقیر ہے جس نے تیس برس کی عمر میں کبھی تہجد قضا نہیں کی، اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ نے زندگی کا بقیہ حصہ بھٹ شاہ میں گزارا۔

بھٹ شاہ میں کئی برس رہنے کی وجہ سے آپ کی کوششوں سے بھٹ شاہ اور گردونواح میں آج بھی جماعت سے تعلق رکھنے والے بہت سارے فقیر ہیں جو ماہانہ اور سالانہ پروگرامز میں شرکت کرتے ہیں، نہ صرف بھٹ شاہ بلکہ گوٹھ محمود تھہیم، ٹنڈوآدم، گاؤں قاسم بگھیو، گاؤں ماہی موچی، گاؤں بڈھو چانڈیو و دیگر شامل

ہیں۔ آج بھی حضور سوہنا سائیں کے سالانہ عرس مبارک میں یہاں کے گرد ونواح کے دوست شریک ہو کر کام میں حصہ لیتے ہیں اور فراخدلی سے تعاون کرتے ہیں۔ آپ کی محنت و جفاکشی دیکھ کر حضور قبلہ عالم بھی بھٹ شاہ تشریف لاتے رہتے ہیں

وصال:

آپ نے دین متین کی اشاعت کے لئے زندگی کے آخری ساعت تک کام کیا، آپ اپنی وفات سے ایک روز قبل ٹنڈو آدم گئے، جہاں سے آپ مغرب کے وقت واپس آئے تو پھر بھٹ شاہ میں ایک فقیر مرحوم یعقوب کی برسی کے حوالے سے منعقد تقریب میں شرکت کی، محفل اختتام ہونے پر آپ واپس اپنے مرکز نورانی مسجد میں آئے اور آرام کیا اور زندگی کی آخری تہجد نماز بھی ادا کی، فجر نماز بھی ادا کی، ظہر کے وقت آپ کی طبعیت اچانک خراب ہونے لگی، تھوڑا بخار آگیا، سائیں گل محمد چانڈیو کا یہ معمول تھا کہ آپ عصر نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں ہی تشریف رکھتے تھے (جیسا کہ پیران کبار کا معمول رہا ہے) لیکن اس روز آپ نے جیسے ہی عصر نماز ادا کی تو مجھے کہنے لگے: مختار! مجھے نیچے لے چلو، تو ایک فقیر نے کہا کہ آجاؤ، دو قدم آگے چلے تو نیچے گر گئے، ہم دوستوں نے سائیں کو اٹھایا تو سائیں نے باہر جانے کا کہا تو سب چلے گئے، مجھے بھی کہا کہ آپ بھی جاؤ گے، میں ہر ہفتے گاؤں جاتا تھا، بس جیسے ہی ہم نکلے اور ابھی مٹیاری ہی نہیں پہنچے تو فقیر شہمور کی فون آئی کہ خلیفہ صاحب کا رضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

****

اصلاح قلب

مولانا مفتی محمد عرس عرف مختار احمد ٹاٹڑی طاہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَابُ (آیۃ ۸ سورۃ آل عمران)

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ھدایت فرمائی۔ اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک آپ ہی بہت عطا فرماتے ہیں۔

علماء ربانی ہمیشہ دعاء استقامت مانگتے رہتے ہیں کہ اے خدا! ہمارے دلوں کو ٹیڑا کبھی نہ کرنا اور ہمیں اپنی رحمت عطا کرتے رہنا اہل دل حضرات کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ کبھی ہمارے دل میں کجی اور خرابی پیدا نہ ہونے پائے۔

اصلاح شخصیت کا تعلق اصلاحِ دل پر ہوتا ہے اگر دل ٹھیک ہے تو پورا جسم انسانی درست و ٹھیک ہوتا ہے اگر دل درست نہیں تو پورا وجود انسانی خراب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الاوان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وھی القلب۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:

خبردار! انسانی جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ ٹھیک ہو جاتا ہے تو پورا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہی ہے۔ اگر دل درست ہو گا تو اعضاء درست، آنکھوں کا استعمال بھی درست ہو گا، ہاتھ فرمانبرداری والے امور کی طرف اٹھیں گے، قدم نیکی کی طرف چلیں گے۔ دل و دماغ کے افکار و خیالات، سب کے سب صحیح اور درست ہو جائیں گے، تمام اعضاء گناہوں سے بچیں گے، اگر دل خراب تو تمام اعضاء بدن کا استعمال غلط ہی ہو گا۔ جیسا کہ عارف باللہ شیخ شبلیؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے فیوضات و برکات حاصل کرنے کے لئے ذاکر دل چاہیے جو دل غافل نہ ہو۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

دل بیدار فاروقی، دل بیدار کراری

مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اصلاحِ باطن کے حصول کے لیے کیسی کیسی جامع دعائیں تعلیم فرمائی ہیں:

یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک۔

ترجمہ:

اے اللہ! دلوں کو بدلنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔

۲۔ اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک۔

ترجمہ: اے مصرف القلوب! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

۳۔ اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع و قلب لا یخشع۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفعہ (فائدہ) نہ دے اور ایسے دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں احتلام والا شخص مسجد شریف میں شرعاً داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا جسم ناپاک ہے تو ناپاک دل والا آدمی قرب الٰہی کے حصول کے لائق نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں گناہ کرنے سے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے اور گناہ زیادہ کرنے سے پورا دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنھما) سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا: لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو فرمایا، سلامت دل والا اور سچی زبان والا شخص' صحابہ عظام (رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں، سلامت دل والا شخص کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ ایسا صاف ستھرا شخص ہوتا ہے جس پر نہ گناہ، نہ بغاوت، نہ کینہ نہ ہی حسد ہوتا ہے۔ (مشکواۃ شریف)

دلوں پر پردے بھی چڑھ جاتے ہیں جیسا کہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے: جب دل ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے تو انوارِ علوم اور معرفتِ خدا سے دل پر پردے آجاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے غفلت اور کدورت قلب انسانی پر طاری ہو جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد بھی ہے:

لکل شی صقالۃ وصقالۃ القلوب ذکراللہ

ہر چیز کی صفائی اور پاکیزگی کا کوئی نہ کوئی آلہ ہوتا ہے اور دلوں کی صفائی کا آلہ اللہ تعالی کا ذکر ہے. (مشکواۃ شریف)

ایک دوسری حدیث شریف میں ہے اگر شیطان اولاد آدم علیہ السلام کے دلوں کے گرد نہ گھومتے تو انسان کو آسمان کے فرشتے اور اسرار نظر آتے۔ یعنی جن دلوں پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے تو انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر آئینہ ٹھیک سمت میں رکھا جائے تو اس میں اشیاء دکھائی دیتی ہیں، دل کے آئینے کا بھی یہی حال ہوتا ہے لہٰذا دل کو اگر میل اور زنگ لگ جائے تو اسے ذکر الٰہی اور عشقِ خدا سے پاک وصاف کیا جاتا ہے۔ قلب مومن نہایت عمیق اور وسیع حقیقت کا نام ہے اور اس میں رب پاک نے فطرتاً یہ اہلیت بھی رکھی ہے تو وہ بے انتہا حقائق و معارف بھی حاصل کر سکتا ہے مگر م احیات کے اثرات کی وجہ سے وہ ان حقائق و معارف کے مشاہدہ سے پردہ میں رہتا ہے۔ (احیاء العلوم)

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں قلب جب گناہوں کی زنگ اور سیاہی سے ذکر، عبادت و اطاعت خداوندی کے ذریعے پاک وصاف ہو جاتا ہے تو لوح محفوظ پر مرد مومن کے قلب کی آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔

انسان کا دل آئینہ کی طرح ہوتا ہے اور لوح محفوظ بھی آئینہ کی طرح ہے جس میں ساری کائنات کی تصاویر ہیں، صاف آئینہ جب تصاویر والے آئینے کے سامنے لایا جاتا ہے تو اس میں تصاویر دکھائی دینے لگتی ہیں، اس طرح دل جب آئینہ کی طرح صاف ہو تو اسے لوح محفوظ سے مناسبت پیدا ہو جاتی تو پھر موجودات کی سب

تصاویر دل میں نظر آنے لگتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت واحیاء العلوم)

قلب کے متعلق حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مومن کا دل بارگاہ الٰہی کے قریب ہے اور ساری مخلوقات سے افضل واعلیٰ ہے یہ عالم خلق اور عالم امر کے درمیاں برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر ۳)

ہمارے رہبر و مرشد محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی فرماتے ہیں انسان قلبی ذکر کرنے سے بری عادات سے پاک ہوجاتا ہے تو دل سے غفلت کے پردے اور کثافتیں دور ہوجاتی ہیں اور اخلاق حمیدہ اس کی طبیعت وجبلت بن جاتے ہیں تو روح عالم قدس کی جانب دن بہ دن، درجہ بہ درجہ ترقی کرتی ہے، نور سے قلب روشن ہوجاتا ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار کی جب ذرا گردن جھکائی تو دیکھ لی۔

علامہ ابن قیم جوزی نے لکھا ہے: مومن کا دل اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے نور اللہ تعالی نے اس کے دل میں پیدا فرمایا ہے۔ قربِ خداوندی سے قلبی فراست بندہ مومن کے دل میں پیدا ہوتی ہے جب مقامِ قرب حاصل ہوتا ہے تو قلب میں حقائق کے عکس بلاکم وکاست نظر آنے لگتے ہیں۔

مولانا رومؒ نے **اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله** کی حدیث کی ترجمانی یوں فرمائی ہے:

اولیاء را حق کند علم نصیب بے حساب و بے کتاب و بے ادیب

یعنی اللہ تعالیٰ ہی اولیاء کرامؒ کو بے حد وحساب باطنی علوم ومعارف ظاہری استاذ کے سوا بھی عطا فرماتا ہے۔ (لہٰذا ان کو اپنے اوپر قیاس نہ کرنا چاہیے)

از قلم:
راحت طاہری

سیدھی راہ

" اللہ سبحانہ و تعالی نے جب شیطان کو جنت سے دھتکار کر دنیا میں بھیج دیا اور اسے مہلت دی تو اس نے کہا...!" (سورۃ اعراف کی آیت)

اچھا تو نے جس طرح مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اسی طرح اب تیری "سیدھی" راہ پر سے لوگوں کی گھات لگا کر رہوں گا آگے اور پیچھے اور دائیں بائیں ہر جانب سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نا پائے گا۔

میں سوچتی ہوں ابلیس جب جانتا تھا کہ اللہ کا راستہ "سیدھا" ہے تو اس نے کیوں چھوڑ دیا؟

اگر اسے چھوڑنا ہی تھا تو اسے سیدھا کیوں بولا؟

شاید ابلیس نے مستقیم سے مراد درست نہیں بلکہ (straight) سیدھا لیا ہو سیدھے راستے کا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے ذرا سا ترچھا چلو تو شروع میں تو بس سیدھی لائن سے ذرا سا فاصلہ پیدا ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے آگے بڑھتے جاؤ آپ سیدھی لائن سے مزید دور ہٹتے جاؤ گے 90ڈگری کی لکیر سے ایک ڈگری ہٹو تو آگے جا کر آپ سیدھی لائن سے بہت دور نکل جاؤ گے پھر آپکو وہ صراط مستقیم والی منزل نہیں ملتی راستہ بدل جاتا ہے تو منزل بدل جاتی ہے اور اس راستے سے ہمیں ہٹانے کے لیے شیطان کئی طریقوں سے ہم پر حملہ آور ہوتا ہے سب سے پہلے آگے سے آتا ہے آگے مستقبل کا خوف دلاتا ہے یہ کرو گے تو تمہارا کیریر career کیریر نہیں بنے گا

تمہاری فیملی کا کیا ہو گا تمہاری شادی نہیں ہو گی تم یہ کام کروگے تو بلکل اینٹی سوشل ہو جاؤ گے۔

پھر وہ ہمارے پیچھے سے آتا ہے ہمیں ماضی کے کام یاد دلا کر گلٹ میں ایسا مبتلا کرتا ہے کہ ہم کوئی اچھا کام کرنے کے قابل ہی نہیں رہتے وہ کہتا ہے تمہارے ماضی میں اتنے Affair (افیئر) رہے اب تو تمہاری شادی تمہارے جیسے کسی بد کردار سے ہو گی۔ تم نے اپنے والدین کا اتنا دل دکھایا اب تو تم کبھی ہدایت پا ہی نہیں سکتے۔ تم نے نمازیں چھوڑ دیں اب تو تم نیک ہو ہی نہیں سکتے۔

اس کے بعد دائیں سے آتا ہے ہمیں اچھے کاموں کی ترغیب دیتا ہے اور ہم سے گناہ کرواتا ہے ثواب کا جھانسہ دے کر بدعتیں کرواتا ہے نئے نئے دین میں داخل ہونے والوں سے کہتا ہے اسلام تو خواہشات کو مار دینے کا نام ہے, سوٹاٹ پر سوؤ اور روکھی سوکھی کھاؤ جو رشتے دار حرام کھاتا ہے اس سے قطع تعلق کر لو۔ سب سے پہلے ماں باپ کو ان کے گناہوں پر ٹوکو، ہر وقت دوسروں کے عیبوں پر ان کو نصیحت کرو اور ایسے وہ ہمیں "دین" کا نام لے لے کر ترغیب دیتا ہے۔

ان تینوں راستوں کے بعد بائیں جانب سے آتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ صرف بائیں جانب سے آتا ہے مگر شیطان کا یہ آخری راستہ ہوتا ہے۔

وہ ہمیں برے کاموں کی ترغیب دیتا ہے جھوٹ، چوری، قتل، فحش کام یہ سب وہ آخر میں کرتا ہے جب اسے ہمارے بگڑنے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا وہ ان کاموں سے کبھی شروع نہیں کرتا۔

حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوّا سلام اللہ علیہما کے پاس بھی وہ آگے سے آیا تھا اور اُن کو مستقبل کا ایک دلفریب خواب دکھایا تھا۔

سو شیطان والے کام صرف غلط نہیں ہوتے بلکہ مستقبل کا خوف، ماضی کا غم اور نیکی پر انتہا پسندی بھی شیطان کا جھانسہ ہوتی ہے۔

شیطان صرف کہتا ہے کرتے ہم خود ہیں!!

یاد رکھیے! انسان اپنے آپ کو خوب جاننے والا ہوتا ہے لیکن اسکا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ شیطان کے آگے ہم بے بس ہیں کیا ہم نے نوٹ نہیں کیا شیطان نے چاروں سمتوں کا ذکر کیا ہے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں کا مگر دو راستے اس نے کھلے چھوڑ دیے ہیں اوپر اور نیچے کا راستہ

اوپر سے دعا کا راستہ

نیچے سے سجدے کا راستہ

وہ ان دو راستوں پر نہیں بیٹھ سکتا

شیطان نے چاروں راستوں کا ذکر کر کے اللہ پاک سے کہا آپ انسانوں کی اکثریت کو شکر گزار نہیں پائیں گے۔۔۔۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ کا شکر کرنے والے ہر حال میں ہی حقیقی کامیاب ہیں شکر کہتے ہیں قدر دانی کو!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گلہائے رنگ رنگ

﴿6 باتوں کی ضمانت﴾

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے 6 باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

بات کرو تو سچ بولو

- وعدہ کرو تو پورا کرو
- تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو
- شرمگاہوں کی حفاظت کرو
- نظروں کو نیچے رکھو
- اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو (کسی کو ایذاء اور قتل سے)۔ (رواہ مسند احمد)

مرسلہ: غلام نبی میمن طاہری / دادو

﴿حقوقِ پڑوس﴾

حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے..؟

فرمایا: بیمار ہو جائے تو عیادت کرو

فوت ہو جائے تو جنازہ میں شریک ہو

قرض مانگے تو دے دو

اگر اسکے عیب دیکھو تو پردہ ڈالو

خوشی میں مبارک دو۔ اپنے گھر کی دیوار اس قدر اونچی نہ بناؤ کہ اسکی ہوا بند ہو جائے۔ مختلف کھانوں کی خوشبو سے اسے ایذاء نہ دو بلکہ جو کچھ تیار کرو انہیں کچھ ضرور بھیجو۔ (حوالہ مجمع الزوائد)

مرسلہ: راحیل امین میمن طاہری / دادو

نظام ہاضمہ کو بہتر بنانے کے لیے 10 اہم اور مفید غذائی مشورے

- دن میں وقفے وقفے سے 3-4 بار مقدار میں کھانا کھائیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کیلوری کی مقدار میں اضافہ نہ ہو۔
- ان غذاؤں کا استعمال زیادہ رکھیں جن میں فائبر کی مقدار زیادہ ہو مثلاً پھل، سبزی اور اناج
- ہفتے میں 3-4 مرتبہ کھانے میں مچھلی کا استعمال کریں۔
- تلی ہوئی، چکنائی والی اور مرغن غذاؤں کا استعمال کم رکھیں
- دہی اور ڈیری مصنوعات کا استعمال زیادہ کریں
- کم چربی والے گوشت کا استعمال رکھیں مثلا مرغی وغیرہ
- روزانہ دو لیٹر (8 گلاس) پانی پیئیں اور کاربونیٹڈ مشروبات کا استعمال کم رکھیں
- کھانا آہستہ اور خوب چبا کر کھائیں
- روزانہ ورزش کریں اور تمباکو نوشی سے پرہیز کریں
- جسمانی توازن برقرار رکھنے کے لئے موٹاپے سے بچیں۔

مرسلہ: سید نور مجتبیٰ راشدی / پارس پبلک ہائیر سیکنڈری اسکول کنڈیارو

﴿مسکراہٹ﴾

مسکراہٹ سے چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔
مسکراہٹ خوبصورتی کی علامت اور خوبصورتی زندگی کی علامت ہے۔
دوسرے سے مسکرا کر پیش آنا سب سے بڑی نیکی ہے۔
مسکراہٹ دل کی کیفیت کا اظہار کرتی ہے۔ **مرسلہ: وفا عمران طاہری / درگاہ اللہ آباد**

قارئین کے نام پیغام

محترم قارئین حضرات! جماعت کا ترجمان **الطاہر** رسالہ آپ کا اپنا ہے، اس میں آپ بھی شامل ہوسکتے ہیں، مختلف موضوعات پر مضامین اور دیگر تحریریں، دینی، معلوماتی اور تاریخ کے حوالے سے اہم شخصیات کے متعلق اپنے مضامین بھیج سکتے ہیں۔

مضامین کاغذ کے ایک طرف ایک سطر چھوڑ کر صاف لکھائی میں تحریر کریں، نیز اپنی تحریریں آپ ہمیں Microsoft Word میں اردو میں کمپوز کر کے Email (ای میل) بھی کر سکتے ہیں، نقل شدہ مضامین کے ساتھ اصل کاپی منسلک، اصل مصنف کا نام لکھنا نہ بھولیں اور رابط نمبر بھی لکھا کریں۔

نوٹ:

جماعت اصلاح المسلمین، جمعیت علمائے طاہریہ کے ضلعی و برانچز عہدیداران کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی مختصر اور جامع تنظیمی رپورٹس ہمیں الطاہر کے پتہ پر ہر ماہ کے آخر میں بذریعہ پوسٹ ارسال کر دیں تاکہ ان کو رسالہ میں شایع کیا جاسکے۔

ہمیں انتظار رہے گا آپ کی تحریروں کا۔۔۔۔

پتہ:

الطاہر، ڈاکخانہ درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

ضلع نوشہرو فیروز (سندھ)

Email: attahirkarachi@gmail.com

ادارہ الطاہر

رجسٹریشن تبلیغی وفود

انچارج: علامہ اسرار احمد طاہری اللہ آبادی

الحمدللہ حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کے فرمان کے مطابق تبلیغی وفود کی رجسٹریشن کی رپورٹس بذریعہ SMS موبائل نمبر: 03013280678 پر موصول ہورہی ہیں، جنہیں باقائدہ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے بعد حضور قبلہ عالم کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔

جماعت کے مبلغین حضرات کو گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تنظیمی و تبلیغی رپورٹس بذریعہ SMS ہر ماہ کی مکمل رپورٹ 5 تاریخ تک مذکورہ موبائل نمبر پر ایک SMS کی صورت میں ارسال کریں، SMS کے ابتداء میں اپنا وفد نمبر لازمی طور پر تحریر کریں تاکہ درگاہ اللہ آباد شریف میں ہونے والے ماہانہ پروگرام میں آپ کی کارکردگی رپورٹ شامل ہوسکے۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

وفد نمبر 491: جناب محمد بشیر طاہری (جھڈو)، 492: جناب ساجد علی طاہری (پاک پتن)، 493: مولانا عبدالستار طاہری (دادو)، 494: جناب مہر علی طاہری (بلوچ کالونی، کراچی)، 495: جناب محمد بلال "حبوی" (لسبیلہ) 496: مولانا شاہنواز چانڈیو (قاضی احمد) 497: جناب ذوفتیار حسین عباسی (اسلام آباد)، 498: جناب محمد منیر عباسی (مری)، 499: جناب ڈاکٹر نعمت اللہ کلہوڑو طاہری (ہنگورجہ،

500 :جناب مظفر علی قائمخانی (کنڈیارو)،501: جناب شیر علی درانی (پشاور)، 502: مفتی نور محمد طاہری (پشاور) 503: جناب محمد قریش طاہری (نوشہرہ کے پی کے) 504:جناب قاری محمد صدیق طاہری (نوشہرہ کے پی کے)،505: جناب سید علی شاہ طاہری (پشاور)،506: جناب فضل حکیم طاہری (نوشہرہ کے پی کے)،507: جناب ڈاکٹر مبشر احمد (نوشہرہ کے پی کے) 508: جناب مولانا سعید الحق (نوشہرہ کے پی کے) 509: مولانا خلیفہ محمد ایوب قریشی طاہری (دادو)

510: جناب محترم محمد بخش جونیجو طاہری (نوڈیرو)، 511 :حافظ آصف علی مہیسر طاہری (درگاہ اللہ آباد شریف) 512: جناب وارث علی طاہری (خانپور، رحیم یار خان)، 513: فقیر سردار علی میرانی طاہری (شکارپور)، 514: جناب حافظ محمد قاسم جعفری (غوثپور)،515: جناب خلیفہ منور علی عباسی طاہری (سوبھوڈیرو)،516: جناب محمد ابرار طاہری (پاک پتن)،517: جناب برکت علی ڈھر طاہری (جامشورو)،518: جناب محمد فیصل تبسم طاہری (فیصل آباد) ،519: جناب میر محمد عباسی طاہری (پنوعاقل)،520: منیر احمد طاہری (لاہور)

(بقیہ وفود کی لسٹ الطاہر کے آئندہ شمارے میں)

نوٹ:

انچارج وفد نمبر: 196 کے انچارج مولانا خلیفہ غلام شبیر عباسی طاہری کے انتقال کے بعد مذکورہ وفد نمبر: 196 مولانا امجد حسین عباسی طاہری (کوہ مری) کو دیا گیا ہے۔ (انچارج)

خبر نامہ

ر۔ط۔ج دادو کی جانب سے تقسیم اسناد وشیلڈ تقریب

مورخہ 18.9.2016 کو روحانی طلبہ جماعت SAT دادو کی جانب سے لا کالج دادو میں بسلسلہ شیلڈ و اسناد تقریب منعقد کی گئی، جس میں R.T.J SAT کے وائس چیئرمین حضرت صاحبزادہ سائیں نعمان ثابت طاہر صاحب نے کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو شیلڈ اور سرٹیفکیٹ تقسیم فرمائے۔ انہوں نے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے اور تحقیقی میدان میں کردار ادا کرنے کے لئے نوجوانوں کو تاکید فرمایا۔ تقریب میں جماعت اصلاح المسلمین پاکستان کے سیکرٹری جنرل محترم غلام محمد میمن، ج۔ا۔م کے صوبائی صدر محترم غلام مرتضیٰ چنڑ طاہری، جناب پروفیسر نعمت اللہ قریشی طاہری، مخدوم محمد اعظم طاہری، محمد اسماعیل چنہ طاہری، مشتاق احمد سومرو، روحانی طلبہ جماعت کے مرکزی عہدیدار محترم جناب شکیل احمد راہوجو طاہری، انجنیر ذاکر علی میمن، طاہری عبداللہ کھوکھر، لا کالج کے پرنسپل سہاگ چنڈی مٹلانی کے علاوہ جماعت اصلاح المسلمین، روحانی طلبہ جماعت، جمعیت علمائے طاہریہ کے مرکزی، صوبائی، ضلعی عہدیداروں، ممبر وارا کین اور ادبی شخصیات نے شرکت کی۔

رپورٹ: انجنیئر عدنان علی میمن طاہری / دادو

صاحبزادہ نعمان طاہر صاحب کی دادو ضلع میں مصروفیات

مورخہ 18.9.2016 کو صاحبزادہ نعمان ثابت طاہر صاحب نے درگاہ فقیرپور شریف پہنچ کر مقامی نوجوانوں بالخصوص کمیٹی کے احباب سے ملاقات کی، ☆ مولانا عرض محمد چانڈیو طاہری کے بھائی حاجی عبید اللہ چانڈیو کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی، ☆ خیرپور ناتھن شاہ پہنچ کر جمعیت علمائے طاہریہ پاکستان کے صوبہ سندھ کے صدر مولانا دیدار حسین طاہری کی والدہ کی وفات پر ان سے تعزیت فرمائی، ☆ دادو شہر میں طاہری عبد اللہ کھوکھر کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان کی کزن کے انتقال پر تعزیت کا اظہار فرمایا۔

رپورٹ: سلمان عبید اللہ کھوکھر طاہری / دادو

مورو میں صاحبزادہ نعمان صاحب کی آمد

صاحبزادہ نعمان ثابت طاہر طاہری صاحب نے مورو شہر میں پہنچ کر فقیر قائم الدین سومرو، عبد الکریم سومرو کی والدہ کی وفات، عبد الجبار چنہ کے والد کی وفات، محمد موسیٰ سومرو کے والد کی وفات پر ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت فرمائی۔

رپورٹ: ڈاکٹر وجہ الدین میمن طاہری / مورو

عبد الرحیم خاصخیلی کی چاچی کا انتقال

مورخہ 21 اگست 2016ء کو جامعہ عربیہ غفاریہ کے دورہ حدیث کے طالب علم عبد الرحیم خاص خیلی طاہری کی چاچی کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا، جامعہ عربیہ غفاریہ کے اساتذہ وطلبہ نے عبد الرحیم خاصخیلی کی چاچی کی مغفرت کے لئے دعا کی۔ دریں اثناء مرحومہ کے چالیسویں کے موقع پر دورہ حدیث کے طلبہ کی جانب سے ختم شریف کا پروگرام ہوا، جس میں مولانا عزیز الرحمٰن، استاد مولانا اسرار احمد نے خصوصی شرکت کی۔

رپورٹ: بلال احمد حبوی طاہری

مولانا دیدار حسین طاہری کی والدہ کا انتقال

مورخہ 23 اگست 2016ء کو جمعیت علمائے طاہریہ پاکستان صوبہ سندھ کے صدر اور جماعت اصلاح المسلمین صوبہ سندھ کے جوائنٹ سیکرٹری خلیفہ مولانا دیدار حسین طاہری کی والدہ کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا، مرحومہ کی نماز جنازہ میں جمعیت علمائے طاہریہ کے مرکزی صدر صاحبزادہ محمد جمیل عباسی طاہری، مفتی عبدالرحیم طاہری سمیت سینکڑوں عزیز و اقارب، رشتہ داروں، جماعت اصلاح المسلمین، جمعیت علمائے طاہریہ کے مرکزی، صوبائی، ضلعی اور برانچز کے عہدیداران و ممبران کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دوسری جانب صاحبزادہ سائیں نعمان ثابت طاہر صاحب نے خیرپور پہنچ کر مولانا دیدار حسین کے ساتھ ان کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا اور مغفرت کے لئے دعا کی۔

رپورٹ: وفا نذیر شر طاہری پریس سیکرٹری ج۔ع۔ط صوبہ سندھ

تقریبِ چہلم

مورخہ 2 اکتوبر 2016ء رحمت اللہ کالونی خیرپور ناتھن شاہ (کے این شاہ) ضلع دادو میں جمعیت علمائے طاہریہ صوبہ سندھ کے صدر مولانا دیدار حسین طاہری کی والدہ ماجدہ کی چہلم تقریب منعقد کی گئی، جس کی صدارت مفتی عبدالرحیم طاہری نے کی، جبکہ گورنمنٹ ڈگری کالج میہڑ کے پرنسپل استاذ العلماء مولانا سعید احمد لاکھیر نے خصوصی طور پر شرکت کی، جبکہ جماعت اصلاح المسلمین، جمعیت علمائے طاہریہ پاکستان، روحانی طلبہ جماعت کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی عہدیداروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

رپورٹ: اسرار احمد طاہری

ماہانہ پروگرام

مورخہ 2 اکتوبر 2016ء بروز اتوار مرکز روح الاسلام لاہور میں جماعت اصلاح المسلمین ضلع لاہور کی جانب سے ماہانہ پروگرام اور جماعت اصلاح المسلمین ضلع لاہور کی جانب سے تربیتی ورکشاپ منعقد ہوا، جس میں خصوصی لیکچر درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو سے آئے ہوئے خلیفہ مولانا اسرار احمد طاہری نے بموضوع "تبلیغ و دعوت الی اللہ کا موثر طریقہ کار" پر دیا، اس موقع پر کثیر جماعت نے شرکت کی، آخر میں قاری حبیب الرحمٰن نے دعا کی۔ مراقبہ بھی کروایا گیا۔

رپورٹ: مرزا کلیم بیگ طاہری / سینئر نائب صدر لاہور

ڈاکٹر گل حسن شیخ کا انتقال

مورخہ 17 اکتوبر 2016ء کو جماعت کے سرگرم کارکن اور صاحبزادہ محمد طارق عباسی طاہری کے سسر محترم جناب مولانا خلیفہ ڈاکٹر گل حسن شیخ طاہری علیہ الرحمۃ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، جن کی نماز جنازہ خلیفہ غلام حیدر لاکھو نقشبندی طاہری نے پڑھائی، جس میں خصوصی طور پر صاحبزادہ سائیں نعمان ثابت طاہر طاہری صاحب، محمد جمیل عباسی طاہری، سمیت جماعت اصلاح المسلمین، جمعیت علمائے طاہریہ کی مرکزی، صوبائی و ضلعی عہدیداروں واراکین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

رپورٹ: اسرار احمد طاہری

مفتی محمود جونیجو طاہری کا انتقال

مورخہ 26 اکتوبر 2016ء کو قاضی احمد کے رہائشی مفتی محمود احمد جونیجو کا درگاہ شریف میں رہائش کے دوران قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا۔

کوہ مری کی تبلیغی رپورٹ

مورخہ 19.6.2016 کو مولانا عبد المجید عباسی طاہری (انچارج وفد نمبر 336) کی جانب سے ان کی رہائش گاہ پر افطار پارٹی و مراقبہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں سنیوہ کے گردونواح کے مردو خواتین نے باپردہ شرکت کی، جس میں خلیفہ مولانا اسرار احمد طاہری اللہ آبادی، خلیفہ ڈاکٹر محمد یوسف طاہری، خلیفہ محمد اسلم طاہری، خلیفہ مجاز حضرت مولنا محمد مشتاق طاہری نے خصوصی طور پر شرکت کی، نعت و منقبت کے بعد درس قرآن ہوا، بعد میں حلقہ ذکر مراقبہ کا اہتمام کیا گیا، نئے احباب نے شرکت کی، آخر میں دعائے خیر مانگی گئی۔

رپورٹ: عبد النجیب عباسی / کوہ مری

بارہ کہو کی رپورٹ

مورخہ 23 جون 2016ء کو جناب ذوفتیار حسین عباسی (انچارج وفد نمبر 497) کے ہاں افطار پارٹی و حلقہ ذکر مراقبہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں مولانا اسرار احمد طاہری نے درس قرآن دیا اور حلقہ ذکر و مراقبہ خلیفہ محمد مشتاق شر طاہری نے کروایا، نئے احباب کو ذکر قلبی کا طریقہ سمجھایا گیا اور درگاہ شریف کا تعارف اور مرشد مربی حضور سجن سائیں مدظلہ العالی کا تعارف کروایا گیا، جبکہ مولانا محمد اسلم طاہری نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

رپورٹ: عاطف عباسی بن ذوفتیار حسین عباسی / بارہ کہو اسلام آباد

یونٹ کا قیام

درگاہ غریب آباد میں انجمن نونہال طاہریہ کا یونٹ کھولا گیا، ہفتہ وار وفود کی صورت میں دوست احباب مختلف علاقوں میں جاتے ہیں، تنظیمی کام بہتر طریقے سے ہو رہا ہے۔

رپورٹ: محمد حق نواز طاہری / درگاہ غریب آباد لاڑکانہ

15 روزہ تبلیغی ورکشاپ

مورخہ 3 رمضان المبارک تا 17 رمضان المبارک مولانا محمد مشتاق طاہری اللہ آبادی اور مولانا اسرار احمد طاہری اللہ آبادی نے سنیوہ میں تبلیغی و تربیتی ورکشاپ منعقد کیا گیا، جس میں روزانہ کی بنیاد پر 2 مرتبہ حلقہ مراقبہ اور تراویح نماز میں نئے و پرانے احباب کی آمد رہی، جبکہ خلیفہ محمد اسلم طاہری اورڈاکٹر محمد یوسف طاہری بھی شرکت کی۔اس دوران تبلیغی و تنظیمی اور درس مسائل وغیرہ پر دوستوں کی تربیت کی گئی اور دربار عالیہ اللہ آباد شریف کا تعارف بھی کروایا گیا،نئے احباب میں نیا جذبہ اور ذکر کا جوش نظر آیا۔

رپورٹ: امجد عباسی / کوہ مری

تبلیغی وفود کے انچارج کی کے پی کے صوبہ میں وزٹ

تبلیغی وفود شعبہ کے انچارج مولانا اسرار احمد طاہری کی جانب سے 17 جون 2016ء کو صوبہ خیبر پختون خواہ پبی اسٹیشن میں خلیفہ قاسم جان طاہری کے پاس پر، جس میں نوشہرہ کے دوستوں نے خصوصی شرکت کی، صوبائی قیادت جماعت اصلاح المسلمین نے شرکت کی، اس موقع پر مزید نئے 10 تبلیغی وفود رجسٹرڈ کئے گئے اور دوست واحباب کو تاکید کی گئی کہ اپنی رپورٹس کو متعلقہ ذمہ داران کو ارسال کی جائیں۔ الحمدللہ! دوستوں میں جوش و جذبہ دیکھا گیا۔

رپورٹ: اسرار احمد طاہری

ٹنڈو غلام حیدر کی رپورٹ

جماعت اصلاح المسلمین برانچ ٹنڈو غلام حیدر کی جانب سے تنظیمی و تبلیغی کام بہتر طریقے سے ہورہاہے، ضلع بدین کے نائب مولانا عبدالکریم آلکھانی ودیگر دوستوں کی کوششوں سے مختلف مقامات پر پروگرامز سے بہتر نتائج موصول ہورہے ہیں۔

رپورٹ: محمد ابراہیم وریاہ طاہری / جنرل سیکرٹری ج۔ا۔م برانچ ٹنڈو غلام حیدر

فقیر نورالدین شر کا انتقال

خلیفہ مولانا محمد مشتاق شر طاہری کے بڑے بھائی حر مجاہد فقیر نورالدین شر رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، جنہیں گوٹھ رسول پور کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا، مرحوم کی نماز جنازہ میں سینکڑوں رشتہ داروں، عزیزا قارب نے شرکت کی، مختلف شخصیات نے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا، لواحقین میں ان کے بھتیجوں مولانا محمد اسحاق شر، خلیفہ اسرار احمد شر، وفا نذیر احمد شر، سراج احمد ودیگر شامل ہیں۔

جلسہ ختم القرآن

مورخہ 9 اکتوبر 2016ء بروز ہفتہ جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف میں 3 حفاظ کرام کے قرآن مجید مکمل حفظ کرنے کے سلسلے میں ختم القرآن کا جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں حافظ غوث بخش کھوسہ، حافظ امجد علی کھوسہ اور توفیق احمد اوگاہی نے قرآن مجید مکمل حفظ کیا، جن کے اعزاز میں منعقدہ تقریب کی صدارت بلوچستان سے آئے ہوئے سردار امیر بخش کھوسہ طاہری نے کی، جلسہ میں خصوصی خطاب مولانا عزیز الرحمٰن طاہری، علامہ اسرار احمد شر طاہری نے کیا۔ تقریب میں مدرسہ جامعہ عربیہ غفاریہ کے اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ **رپورٹ: عبدالرحیم خاصخیلی طاہری / درگاہ اللہ آباد**

مفتی حضور احمد میرانی کا انتقال

مورخہ 21 رمضان المبارک کو شکارپور کی عظیم علمی شخصیت جمعیت علمائے طاہریہ ضلع شکارپور کے صدر خلیفہ مولانا مفتی حضور احمد نقشبندی طاہری علیہ الرحمۃ کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا، ان کی نماز جنازہ میں جمعیت علمائے طاہریہ کے مرکزی، صوبائی، ضلعی قیادت سمیت مختلف شخصیات نے شرکت کی۔ **رپورٹ: غلام مجتبیٰ راہو جو طاہری**

31

شان شہداء کربلا

9 محرم الحرام کو شان شہداء کربلا کے عنوان پر جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں مدرسہ کے طلبہ نے نعتیہ و تقاریر کے مقابلوں میں حصہ لیا، اس موقع پر نعت میں پہلی پوزیشن محمد احمد طاہری نے حاصل کی، دوسری محمد عیسیٰ طاہری، جبکہ تیسری پوزیشن جنید احمد انڑ طاہری نے حاصل کیں، جبکہ گروپ بی میں پہلی پوزیشن محمد الیاس طاہری، فرقان علی طاہری اور محمد شریف نے بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کیں، تقاریر کے مقابلے میں سرتاج احمد طاہری نے پہلی، محمد آصف طاہری نے دوسری اور علی اکبر طاہری نے حاصل کی، آخر میں خصوصی خطاب مولانا اسرار احمد طاہری نے کیا۔ **رپورٹ: عبدالرحیم خاصخیلی طاہری / درگاہ اللہ آباد شریف**

نواب شاہ کی رپورٹ

الحمدللہ بفضلہ تعالیٰ نواب شاہ وگردونواح میں گزشتہ 3 ماہ کے دوران تنظیمی و تبلیغی کام اچھی طرح سے جاری رہا، جماعت اصلاح المسلمین، روحانی طلبہ جماعت، جمعیت علمائے طاہریہ کے پلیٹ فارم پر نواب شاہ (شہید بینظیر آباد)، سانگھڑ اضلاع کے مختلف علاقوں اور شہروں گوٹھ عبدالعزیز اعوان، مدنی مسجد، گولیمارن، بھنگوار کالونی، واب شاہ، گوٹھ فیض محمد بھنگوار، گوٹھ محمد خان چانڈیو، گوٹھ چنیسر جمالی، سرہاری 1، سرہاری 2، گوٹھ کریم بخش چھٹو، جامع مسجد نور مصطفیٰ، گوٹھ شہید غلام قادر خاصخیلی اور ضلع سانگھڑ کی برانچز میں مسلسل ہفتہ وار اور ماہانہ تبلیغی پروگرامز کا سلسلہ جاری رہا، جبکہ کراچی، حیدرآباد میں بھی پروگرامز میں شرکت رہی، تمام برانچز میں جماعت کی جانب سے شایع ہونے والے رسائل و کتب الطاہر، الاصلاح، عورتوں کے نماز کے مسائل متعلق کتاب زینت النساء و دیگر کتب پہنچاننے کی یہ عاجز بھرپور کوشش کرتا رہتا ہے، جس کے بہتر نتائج مل رہے ہیں۔

رپورٹ: محمد حسن اوٹھو طاہری / نواب شاہ

یوم شہادت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

یکم محرم الحرام 1438ھ کو یوم شہادت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں مدرسہ جامعہ عربیہ غفاریہ کی جانب سے منعقد عظیم الشان جلسے کو مولانا ساجد علی فاروقی، مولانا آصف علی جاموٹ، محمد عمر گنب، نے خطابات کئے۔

رپورٹ: غلام نبی طاہری نصیر الدین ڈوبل

جلسہ بسلسلہ شان شہداء کربلا

10 محرم کو جامعہ عربیہ غفاریہ کے طلبہ واساتذہ کی جانب سے شہداء کربلا کے ایصال ثواب کے لئے خاطر قرآن خوانی کی گئی، ہر سال کی طرح اس سال بھی شام کو بعد نماز عصر عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا، خلیفہ سائیں محمد مشتاق شر طاہری نے خطاب کیا۔

فیصل آباد کی رپورٹ

2 ستمبر 2016ء کو ج۔ا۔م ضلع فیصل آباد زون 1، کی جانب سے ضلع کنونشن الطاہر مسجد سبحان اللہ غلام محمد آباد میں میاں عامر فاروق کی زیر صدارت ہوا، جس میں زون 1 سے 18 اور زون 2 سے 6 ضلعی عہدیداران سمیت ممبران واراکین نے شرکت کی، صوبائی صدر جناب غلام غوث طاہری، جناب سخاوت علی نے خصوصی شرکت کی، ☆ زون 1 کے 12 وفود رجسٹرڈ ہیں جولائی تا ستمبر 307 وفود روانہ ہوئے، زون 1 میں 37 اور فیصل آباد زون 2 میں 38 برانچز قائم اور فعال ہیں۔ ☆ درگاہ شریف پر قربانی کے شیئر زدیے گئے، ☆ ضلع فیصل آباد زون 1 میں 500 اور زون 2 میں 300 الطاہر رسالہ خرید کر کے دوستوں تک پہنچایا جاتا ہے، الحمدللہ فیصل آباد زون 1 اور زون 2 میں کام بہتر طریقے سے جاری ہے۔

رپورٹ: محمد اشرف طاہری

جنرل سیکرٹری ج۔ا۔م فیصل آباد زون 1

کارکردگی رپورٹ

مورخہ 9 محرم کو بخاری مسجد کنڈیارو میں شہداء کربلا کے موضوع پر عظیم الشان جلسہ سے خطاب کیا، ☆10 محرم الحرام کو گوٹھ شاہ محمد میں خطاب کیا۔☆ گوٹھ غلام حیدر آرائیں میں 11 محرم الحرام کو عظیم الشان جلسہ سے خطاب کیا۔

رپورٹ: محمد طاہر طاہری، محمد یاسین چاچڑ/ درگاہ اللہ آباد شریف

اہم اجلاس

مورخہ 9 اکتوبر 2016ء کو درگاہ اللہ آباد شریف میں سالانہ عرس مبارک کے حوالے سے اہم اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ محمد نعمان ثابت طاہر طاہری صاحب کے ہوا، جس میں جماعت اصلاح المسلمین، جمعیت علمائے طاہریہ کے مرکزی، صوبائی، ضلعی عہدیداران واراکین نے شرکت کی، اس موقع پر سالانہ عرس مبارک حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ کے حوالے سے شعبہ جات کے انچارج حضرات اور معاونین صاحبان سے آراء و تجاویز لی گئیں، اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا، جبکہ جماعت اصلاح المسلمین کے مرکزی سیکرٹری جنرل انجنئر غلام محمد میمن طاہری، صاحبزادہ محمد جمیل طاہری، ڈاکٹر منور علی بھرگڑی، مولانا عزیز الرحمٰن طاہری نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ **رپورٹ: وفاشر طاہری**

ماہانہ پروگرام

مورخہ 9اکتوبر2016ء کو درگاہ اللہ آباد شریف میں ماہانہ پروگرام منعقد ہوا، جس میں صاحبزادہ نعمان طاہر صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی، جبکہ سیدی و مرشدی حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے بذریعہ فون خصوصی خطاب فرمایا۔ ماہانہ پروگرام میں سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔

محرم الحرام کے سلسلے میں دورہ حدیث کی جانب سے مختلف مقامات پر پروگرامز کا اہتمام

مدرسہ جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف کے دورہ حدیث کی جانب سے محرم الحرام کے مہینے میں مختلف مقامات پر پروگرامز منعقد کیے گئے، ☆ جامع مسجد مدنی نزد عبدالکریم گھانگھرو ہوٹل پر شہداء کربلا کے شان میں پروگرام منعقد ہوا، نعت و منقبت کے بعد خصوصی خطاب نصیر الدین طاہری اور آصف علی طاہری نے کیا، آخر میں مسجد کے خطیب مولوی محمد قاسم میمن نے دعا خیر مانگی۔ ☆ 19 محرم الحرام کو گوٹھ کبیر خان گھانگھرو میں بھی عظیم الشان جلسہ ہوا، جس سے مہتاب علی طاہری، محمد جمن جانی طاہری رند بلوچ نے محفل میں نعت اور ثناخوانی کی، خصوصی خطاب مولانا نصیر الدین طاہری اور علامہ ساجد علی فاروقی طاہری نے کیا۔ ☆ گوٹھ عدر خان بدھ میں شان اہل بیت کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں نعت خوان و مقررین نے شرکت کی، بالخصوص مہتاب علی میرانی طاہری نے ثناء خوانی کی، خصوصی خطاب علامہ مولانا غلام مجتبیٰ راہوجو طاہری نے کیا۔

رپورٹس: مختار احمد طاہری، محمد قاسم میمن، عبدالرحیم طاہری / درگاہ اللہ آباد

خیرپور کی رپورٹ

جماعت اصلاح المسلمین ضلع خیرپور میرس میں تنظیمی و تبلیغی کام بہتر طریقے سے ہورہا ہے، ضلع خیرپور کی 37 برانچز میں مقامی عہدیداران احسن طریقے سے کام کررہے ہیں، دریں اثناء ضلعی باڈی کی جانب سے 2 مقامات پر تربیتی ورکشاپ پروگرامز منعقد کئے گئے، 16.10.2016 کو گوٹھ بخشو سولنگی اور حاجی خان راجپر میں ہوئے، جس میں ضلع بھر کی برانچز کے عہدیداران وممبران کے علاوہ جماعت اصلاح المسلمین کے مرکزی و صوبائی عہدیداران نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

رپورٹ: محمد اقبال احمد سوہو/صدر ج۔ا۔م ضلع خیرپور

ٹنڈو محمد خان کی رپورٹ

جماعت اصلاح المسلمین برانچ حاجی سبھاگو خان فقیر ضلع ٹنڈو محمد خان کی جانب سے 22 اپریل سے 16 ستمبر 2016ء تک نور محمدی مسجد میں 22 ہفتہ وار پروگرام منعقد کئے گئے، علاوہ ازیں آمد رمضان المبارک، شب برات، شب معراج اور عید ملن پارٹی کے سلسلے میں بھی پروگرامز منعقد کئے گئے، جس میں جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی، جبکہ شادی ببر میں بھی پروگرام میں خلیفہ محمد عیسیٰ کھٹی سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔

رپورٹ: علی خان کلہوڑو طاہری / پریس سیکرٹری جماعت اصلاح المسلمین ضلع ٹنڈو محمد خان

ر۔ط۔ج درگاہ اللہ آباد شریف کی رپورٹ

روحانی طلبہ جماعت برانچ درگاہ اللہ آباد شریف کی جانب سے ہفتہ وار اور ماہانہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے، جس میں باقائدگی سے پنجگانہ نماز کی حاضری، اسکول کی تعلیم کے متعلق معلومات لی جاتی ہے، جبکہ روحانی طلبہ جماعت ضلع نوشہرو فیروز کے سینئر نائب صدر راجہ منصور عباسی کی طاہری اور جنید احمد بروہی کی زیر قیادت تنظیمی کام احسن طریقے سے ہو رہا ہے، جس سے کافی فائدہ ہو رہا ہے، آمد رمضان المبارک سمیت مختلف موضوعات پر طلبہ کی جانب سے چھوٹے چھوٹے پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں۔

رپورٹ: محمد احسن شر طاہری / روحانی طلبہ جماعت درگاہ اللہ آباد شریف

ٹھٹہ کی رپورٹ

21.9.2016 کو گوٹھ کرمی جوکھیو میں اصلاحی پروگرام کو نذیر جوکھیو، محمد صادق، بلال جوکھیو، جبکہ خصوصی خطاب مولانا محمد عالم جت نے کیا، ☆ 23.9.2016 المرکز فیض محمدی طاہر یہ ماڈل ٹاؤن میں مولانا محمد عالم جت طاہری نے خطاب کیا۔ ☆ گوٹھ محمد ہاشم مندھورو میں ایصال ثواب کی خاطر عظیم الشان پروگرام کو مقررین نے خطاب کیا، دریں اثناء جامعہ مسجد صدیقہ میں بھی جلسہ کو مقررین نے خطاب کیا۔

رپورٹ: نذیر احمد جوکھیو، فقیر حضور احمد جوکھیو / ٹھٹہ، مکلی

32

رحم کرنے والوں پر رحمٰن کا رحم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا رحم کرے گا۔

مرسلہ: محمد طاہر طاہری / درگاہ اللہ آباد شریف

گھر میں غربت آنے کے اسباب

درخت کے نیچے پیشاب کرنا	غسل خانے میں پیشاب کرنا
بیت الخلاء میں باتیں کرنا	ٹوٹی ہوئی کنگی سے کنگا کرنا
الٹا سونا	ٹوٹا ہوا سامان استعمال کرنا
قبرستان میں ہنسنا	گھر میں کوڑا کرکٹ رکھنا
برے خیالات کرنا	رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا
بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا	بائیں پاؤں سے پاجامہ پہننا
استنجا کرتے وقت باتیں کرنا	مغرب، عشاء کے درمیان سونا
دروازے پر بیٹھنا	مہمان آنے پر ناراض ہونا
غلط قسم کھانا	آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا
بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا کھانا	دانت سے روٹی کاٹ کر کھانا
مکڑی کا جالا گھر میں رکھنا	چالیس دن سے زیادہ زیر ناف بال رکھنا
رات کو جھاڑو لگانا	عورتوں کا کھڑے کھڑے بال باندھنا
لہسن پیاز کے چھلکے جلانا	صبح سورج نکلنے تک سونا

مرسلہ: سراج احمد شر طاہری، / کراچی

5

﴿یادِ رفتگان﴾

جماعت اصلاح المسلمین پاکستان صوبہ سندھ کے جوائنٹ سیکرٹری ، جمعیت علمائے طاہریہ پاکستان کے صوبہ سندھ کے صدر مولانا دیدار حسین کھوہارو طاہری کی والدہ ماجدہ کے انتقال، جماعت اصلاح المسلمین پاکستان صوبہ پنجاب کے صدر مولانا غلام غوث طاہری کی والدہ ماجدہ کے انتقال، صاحبزادہ محمد طارق عباسی کے سسر خلیفہ مولانا ڈاکٹر گل حسن شیخ طاہری صاحب کے انتقال، جمعیت علمائے طاہریہ ضلع شکارپور کے صدر مفتی حضور احمد میرانی طاہری کے انتقال، خلیفہ غلام شبیر عباسی طاہری کے انتقال، جماعت اصلاح المسلمین ضلع دادو (1) کے صدر محترم غلام نبی میمن طاہری کی والدہ کے انتقال، مولانا محمد محسن سیال کی والدہ کے انتقال، مفتی محمود جونیجو کے انتقال، جماعت اصلاح المسلمین ضلع خیرپور کے سرگرم عہدیدار جناب محمد رمضان چانگ کے انتقال، خلیفہ مولانا محمد مشتاق شر طاہری کے بڑے بھائی فقیر نورالدین شر کے انتقال، مولانا اسرار احمد طاہری اور وفا نذیر طاہری کے ماموں قربان علی شر کے انتقال، مولانا محمد اسحاق طاہری کے کزن، استاد جعفر شر کی بیٹی کے انتقال، عبدالرحیم خاصخیلی کی چچی کے انتقال پر ادارہ الطاہر اور پوری جماعت دکھ اور غم کی اس گھڑی میں برابر کی شریک ہے اور پسماندگان کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

ادارہ الطاہر

مقابلہ ذہنی آزمائش

نتیجہ ذہنی آزمائش نمبر06

درست جوابات بھیجنے والے قارئین کے نام

محمد عارف میمن، محمد حق نواز میمن، محمد یاسر میمن / درگاہ غریب آباد لاڑکانہ، محمد عارف عاشق عباسی طاہری / دین پور شریف، / شرف الدین مرکھنڈ / نصیر آباد، راحت نعمان طاہری، مدثر علی خان، مطہر علی خان، مصور علی، مبشر علی خان کلہوڑو / ٹنڈو محمد خان، طلحہٰ جونیجو، زید محمد جونیجو، اریج زہرہ طاہری، / نوڈیرو، محمد فیض الحسن، اعوان ٹاؤن راولپنڈی، محمد امین قاسمانی، یاسین خان، راجہ شر / ٹھری میرواہ، مسرور اسرار احمد، محمد احسن طاہری، نور مجتبیٰ شاہ / کنڈیارو، محمد تنویر طاہری / خضدار، ابرار احمد، اسرار احمد، بابر حسین طاہری / لاہور۔ محمد فرمان طاہری / سانگھڑ

انعام یافتہ خوش نصیب

مصور علی خان کلہوڑو / ٹنڈو محمد خان

مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر07

محترم قارئین! ذہنی آزمائش نمبر 07 کے کچھ سوالات رسالے سے اور کچھ باہر سے لئے گئے ہیں، سوالنامہ 07 کے جوابات 20 دسمبر 2016 تک مل جانے چاہیں۔ درست جوابات ارسال کرنے والوں کو بذریعہ قرء اندازی ایک کتاب انعام میں دی جائے گی۔

نوٹ: بغیر کوپن والے جوابات شامل اشاعت نہ ہوں گے۔

سوالنامہ:

سوال نمبر 1: شہید کے لئے کتنے انعامات ہیں؟

سوال نمبر 2: عالم امر کی پانچ چیزیں کون سی ہیں؟

سوال نمبر 3: لفظ طین کی کیا معنیٰ ہیں؟

سوال نمبر 4: حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا نام کیا ہے؟

سوال نمبر 5: شاہ ہست حسین، بادشاہ ہست حسین

شعر مکمل کریں اور شاعر کا نام لکھیں

کوپن ذہنی آزمائش نمبر ۷.

نام------------------------

ولدیت------------------------

پتہ------------------------

جلوہ گاہِ دوست
جلوہ گاہِ دوست
خواجہ محمد طاہر بخشی نقشبندی مد ظلہ
Amin art